نمبر ۱۴۱ | مورخہ ۱۲ صفر سنہ ۱۳۵۳ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۷ مئی سنہ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۲۴ مئی بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت ابھی پورے طور پر اچھی نہیں ہوئی۔ زکام اور سر درد کی شکایت ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کامل عطا فرمائے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب ناظر تالیف و تصنیف ۲۱ مئی بحالی صحت کے لئے کوہ مری تشریف لے گئے ہیں۔ موسم گرما آپ وہیں بسر فرمائیں گے۔

مولوی جلال الدین صاحب شمس اپنی اہلیہ صاحبہ کی علالت کے سلسلہ میں ۲۶ مئی ایبٹ آباد گئے۔ جہاں آپ تین چار ماہ قیام کریں گے۔

۲۳ مئی ڈاکٹر غلام احمد صاحب آئی ایم ایس بسلسلہ ملازمت نوشہرہ چھاؤنی روانہ ہوئے۔ قادیان کرکٹ کلب کے ممبران سٹیشن پر آپ کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضول بحثوں اور جھگڑوں سے بچو

(فرمودہ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۲ء)

"میں بڑی تاکید سے اپنی جماعت کو جہاں کہیں وہ ہیں منع کرتا ہوں۔ کہ وہ کسی قسم کا مباحثہ۔ مقابلہ اور مجادلہ نہ کریں۔ اگر کہیں کسی کو کوئی درشت اور نا ملائم بات سننے کا اتفاق ہو۔ تو اعراض کرے۔ میں بڑے وثوق اور سچے ایمان سے کہتا ہوں۔ کہ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ ہماری تائید میں آسمان پر خاص تیاری ہو رہی ہے۔ ہماری طرف سے ہر پہلو کے لحاظ سے لوگوں پر حجت پوری ہو چکی ہے۔ اس لئے اب خدا تعالےٰ نے اپنی طرف سے اس کارروائی کے کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ جو وہ اپنی سنت قدیم کے موافق اتمام حجت کے بعد کیا کرتا ہے۔ مجھے خوف ہے۔ کہ اگر ہماری جماعت کے لوگ بدزبانیوں اور فضول بحثوں سے باز نہ آئیں گے۔ تو ایسا نہ ہو۔ کہ آسمانی کارروائی میں کوئی تاخیر اور روک پیدا ہو جائے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی عادت ہے۔ کہ ہمیشہ اس کا عتاب ان لوگوں پر ہوتا ہے۔ جن پر اس کے فضل اور عطایات بے شمار ہوں۔ اور جنہیں وہ اپنے نشانات دکھا چکا ہوتا ہے وہ ان لوگوں کی طرف کبھی متوجہ نہیں ہوتا۔ کہ انہیں عتاب یا خطاب یا ملامت کرے۔ جن کے خلاف اس کا آخری فیصلہ نافذ ہونا ہوتا ہے۔"

(الحکم ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بغیر خرچ قادیان میں تعلیم کیلئے آنے والے طلباء کیلئے اعلان

باوجود بار بار کے اعلان کے اور باوجود اس کے کہ مشاورت میں بھی اس کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے۔ بہت سے احباب و جماعتیں بغیر پیشگی منظوری حاصل کرنے کے اپنے علاقہ کے ایسے بچوں کو جن کے اخراجات کا کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ قادیان میں بھجوا دیتے ہیں۔ اور پھر نظارت تعلیم و تربیت سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ ان کے اخراجات کا انتظام کیا جائے۔ احباب کو عموماً اور مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں کو خصوصاً یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نظارت ہذا کے لئے یہ قطعاً ناممکن ہے۔ کہ وہ ہر طالب علم کے اخراجات کا انتظام اپنے ذمہ لے لے۔ اور اگر اخراجات کے لحاظ سے گنجائش بھی ہو۔ تو پھر بھی ہر طالب علم کے لئے وظیفہ کی منظوری نہیں دی جا سکتی۔ اور نہ ہر طالب علم اس کا اہل ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی طالب علم اس کا اہل بھی ہو۔ اور بجٹ میں گنجائش بھی ہو۔ تو پھر بھی بغیر منظوری حاصل کرنے کے یونہی خود بخود کسی طالب علم کو قادیان بھجوا دینا نظارت بد انتظامی اور پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔ اور میں اس اعلان کے ذریعہ احباب کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ اگر آئندہ کسی جماعت یا جماعت کے عہدہ دار نے بغیر منظوری حاصل کرنے کے کسی ایسے طالب علم کو قادیان روانہ کیا جس کے اخراجات کا خاطر خواہ انتظام موجود نہیں ہے۔ تو وہ جماعت اس کے لئے جواب دہ سمجھی جائے گی۔ اور مقامی عہدہ دار اس بات کے لئے بھی ذمہ وار سمجھے جائیں گے۔ کہ وہ اپنے حلقہ کے احمدیوں کو اس بارہ میں قواعد سے اچھی طرح واقف رکھیں۔ ورنہ حسب فیصلہ مشاورت ایسے طالب علموں کو واپس کر دیا جایا کرے گا۔ نظارت تعلیم پوری ہمدردی کے ساتھ احباب کی ضروریات کا خیال رکھنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن احباب کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ خلاف قواعد طریق اختیار کر کے نظارت کی پریشانی اور مرکز کی بدنظمی کا باعث نہ بنیں۔ امید ہے۔ آئندہ احباب اس بارہ میں زیادہ احتیاط رکھیں گے۔

ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

وی پی الفضل کے

الفضل نمبر ۱۳۹ صفحہ ۱۱ پر ان اسماء کی فہرست چھپ چکی ہے۔ جن کا چندہ ۱۶ مئی و ۱۵ جون کے مابین کسی تاریخ کو ختم ہے۔ اس لئے ازراہ کرم آئندہ کے لئے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا دستی جلد ادا فرمائیں۔ ورنہ جون کے پہلے ہفتے میں وی پی ہونگے۔ وصول فرمالیں۔ البتہ اس صورت میں پانچ آنے آپ کا زائد خرچ ہے۔

(مینیجر الفضل)

مظلومین کشمیر کی امداد مذہبی فرض ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اس وقت کشمیری قوم بھی ابتدائی انسانی حقوق سے محروم ہے۔ اور سالہا سال سے غلامی کی زنجیروں میں جکڑی چلی آتی ہے۔ پس اس وقت ان کی حفاظت کرنا ہمارا مذہبی فرض ہے۔ اور گو وہ ایسا مذہبی کام نہیں جیسے تبلیغ ہے۔ مگر بہر حال یہ ایک مذہبی کام ہے۔ ہمارا ان زیدیوں جیسا فتویٰ نہیں۔ جو یہ کہہ دیں کہ یہ مذہبی کام ہے۔ جہاد کا اعلان کر دیتے ہیں۔ بلکہ ہمارا پہلے بھی یہ فتویٰ تھا۔ اور اب بھی ہے۔ اور ہمیشہ بھی ہوگا۔ کہ یہ ایسا ہی مذہبی معاملہ ہے۔ جیسا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ من قتل دون مالہ وعرضہ فھو شہید۔ جو شخص اپنے مال اور عزت کی حفاظت میں مارا جاتا ہے۔ وہ شہید ہوتا ہے۔ یہ اگرچہ ایسی شہادت نہیں ہوتی۔ جو اسلامی جنگوں میں کسی مومن کو ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی اسے شہادت کا رنگ دیا گیا۔ بعینہ اسی طرح یہ بھی ایک مذہبی اور دینی معاملہ کہلائے گا۔ مگر اس طرح نہیں۔ جیسے تبلیغ اور حفاظت اسلام کا کام ہے۔ وہ اور قسم کا دینی کام ہے۔ اور یہ اور قسم کا۔ مگر بہر حال یہ بھی ایک رنگ میں مذہبی کام ہے"۔

پس جبکہ مظلومین کشمیر کی امداد ایک قسم کا مذہبی فریضہ ہے۔ تو نہ صرف احمدیہ جماعت کے افراد کو چندہ کشمیر باشرح ادا کرنا چاہیئے۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں سے بھی چندہ لینا چاہیئے۔ اس وقت اس چندہ کی اہم ضرورت ہے۔ احباب خاص توجہ فرمائیں۔

خاکسار فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ۔ قادیان

کشمیر سے لیڈی بیدرسول کے اخراج کا تذکرہ لنڈن میں

سٹار آف انڈیا کے خاص نامہ نگار نے لنڈن سے جو حالات لیڈی بیدرسول کے کشمیر سے اخراج کے متعلق بھیجے ہیں۔ ان کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

جو نہایت حیران کن اور عجیب و غریب دستاویزیں میری نظر سے گذری ہیں۔ ان میں سے ایک لیڈی بیدرسول کا وہ بیان ہے۔ جو انہوں نے انگلینڈ روانہ کیا ہے۔ لیڈی موصوفہ کے کشمیر سے اخراج کے متعلق پارلیمنٹ میں کئی سوالات دریافت کئے گئے ہیں۔ ان کے اپنے بیان کے مطابق وہ اور ان کی دوست ایک اور انگریز خاتون کا جو کشمیر میں رہتی تھیں صرف یہ قصور تھا۔ کہ کشمیر کے فسادات کے دوران میں انہوں نے عورتوں کو روٹی اور پانی دیا۔ لیڈی ممدوحہ کا بیان ہے۔ کہ پولیس نے عورتوں پر جبکہ وہ ایک پل پر سے گزر رہی تھیں۔ جو وحشیانہ حملہ کیا۔ ان کی وہ اور ان کی دوسری رفیقہ بھی عینی شاہد تھیں۔ جو کچھ بھی ہو۔ لیڈی ممدوحہ کی حالت قابل رحم ہے۔ انہوں نے اپنا مکان اور معقول رقم کھوئی ہے۔ ان پر کوئی مقدمہ چلائے بغیر ان کو صرف دس گھنٹے کے اندر اندر اخراج کا حکم دیدیا گیا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عمر بھر کبھی کسی زبان میں کوئی تقریر نہیں کی اور کبھی کسی جلوس کے قریب بھی نہیں گئی۔ ۳۱ مئی ۱۹۳۲ء کو سری نگر کے پہلے پل پر مسز ڈیوس نے دو اور میں نے ایک عورت کو پولیس کی لاٹھیوں سے مرتے دیکھا اور اس کے لئے ہمارے پاس بہت زبردست ثبوت موجود ہیں۔ وہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب سے اپنے غیر معمولی تعارف کا ذکر کرتی ہوئی لکھتی ہیں۔ کہ ۱۹۳۲ء میں میں اپنے ہاؤس بوٹ میں داخل ہو رہی تھی۔ کہ میرا پاؤں پھسلا۔ اور اگر شیخ محمد عبد اللہ فوراً مجھے تھام نہ لیتے۔ تو میں پانی میں گر پڑتی۔ شیخ صاحب سے یہ میری پہلی ملاقات تھی۔ میں نے تب انہیں اپنے بوٹ پر بلایا۔ اور چند گفتگو کی۔ اس کے بعد شیخ صاحب نے اپنے بعض احباب کے ساتھ دو بار میرے ساتھ چائے پی۔ اور اس وقت سے جاسوسوں نے کبھی میرا پیچھا نہیں چھوڑا۔ ایک بار میں نے دیکھا۔ کہ شیخ صاحب بعض عورتوں کو جن کی کشتی الٹ گئی تھی۔ بچا رہے تھے۔ بعض مشنری عورتیں بھی یہ دیکھ رہی تھیں۔ وہ اہل کشمیر کی مصیبت غربت اور تکالیف کا بھی ذکر کرتی ہیں۔ جو انہوں نے ملاحظہ کیں۔ لنڈن میں پارلیمنٹ ...

بنگال میں ایک مذہبی کانفرنس

احمدی لیکچراروں کی کامیابی کیلئے دعا کیجائے

۲۸ مئی کو سرائل ضلع ٹپرا بنگال میں ایک مذہبی کانفرنس منعقد ہوگی جس میں احمدی اصحاب بھی شریک ہونگے۔ اور حسب ذیل دو مضامین پر تقریریں کریں گے۔ (۱) دنیا میں امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے۔ (۲) کلکی اوتار۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ کامیابی عطا کرے۔ اور احمدیوں کے لیکچر موثر اور مفید ثابت ہوں۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب کشمیر میں

جناب مفتی صاحب طبی سارٹیفکیٹ کی بنا پر تین ماہ کی رخصت پر کشمیر تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں آپ کا پتہ یہ ہوگا۔ معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب سری نگر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴۱ قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس پٹنہ

گاندھی جی کو اپنے مخالفین کے سامنے جھکنا پڑا

گاندھی جی اور سول نافرمانی

سیاسیات میں گاندھی جی کی ناکامی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا تھا۔ کہ جس سول نافرمانی اور ترک موالات کا موجد ہونے کا انہیں فخر تھا۔ اور جسے کامیابی کا واحد ذریعہ بتا کر اپنے پیروؤں سے اس پر عمل کرانے کے لئے وہ کئی سال تک جدوجہد کرتے رہے۔ اور جس کے نتیجہ میں اہل ہند کو بے حد جانی و مالی نقصانات اٹھانے پڑے۔ اسے انہوں نے سوائے اپنی ذات کے باقی سب لوگوں کے لئے ناقابلِ عمل قرار دے دیا ہے۔ چونکہ سول نافرمانی کو ان کا صرف اپنے لئے مخصوص رکھنا بھی ایک مضحکہ خیز امر ہے۔ اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے حال کے اجلاس پٹنہ میں بہت سے سرکردہ ممبروں نے اس کی مضحکہ خیزی پر روشنی ڈالی۔ اور یہاں تک کہہ دیا ہے کہ "ہم لوگ سول نافرمانی کی تحریک میں ناکام ہوئے ہیں۔ اور اب اگر اس تمام بوجھ کو مہاتما جی کے کندھوں پر ڈال دیا جائے۔ تو ہم کامیاب نہیں ہوسکتے۔" اس لئے گاندھی جی نے یہ اطمینان دلانے کی پوری کوشش کی کہ وہ سول نافرمانی پر عمل کرنے کے لئے خود بھی تیار نہیں۔ چنانچہ ان کے بیان کی جو نقل کانگرس کمیٹی کے ممبروں میں تقسیم کی گئی۔ اس میں انہوں نے واضح کر دیا۔ کہ "وہ آج یا کل ہی سول نافرمانی نہیں شروع کریں گے۔" گویا وہ صرف یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ سول نافرمانی کا موجود صرف زبانی طور پر ابھی تک اس کا پجاری ہے۔ گو عملی طور پر دوسروں سے بھی پہلے اس وقت اسے ترک کر چکا ہے۔ جبکہ فاقہ کشی کر کے اس نے جیل سے رہائی حاصل کی تھی۔ اور اچھوت ادھار کی آڑ لے کر سول نافرمانی سے دست بردار ہو جانے کا اعلان کر دیا تھا۔

گاندھی جی کا خاصہ

اس طرح اگرچہ سول نافرمانی کے پھر کبھی جاری ہونے کا خطرہ ایک حد تک دور ہوسکتا تھا۔ لیکن اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ "بدقسمتی سے مہاتما جی اس قدر متلون مزاج واقع ہوئے ہیں۔ کہ وہ زیادہ دیر تک نہ کسی چیز کی مخالفت کر سکتے ہیں۔ نہ حمایت۔ ان کے پروگرام اس بزاز کے سے ہیں۔ جو گاہک کو قابو کرنے کے لئے ایک تھان کی جگہ دوسرا تھان اس کے سامنے رکھتا جاتا ہے۔ اس کی اپنی رائے محض کپڑا بیچنا ہے۔ خواہ کوئی اچھا لے جائے۔ خواہ خراب۔ ہر چوتھے دن پینترا بدل دینا ہی مہاتما گاندھی کے پالیٹکس کا خلاصہ ہے" یہ کہا گیا۔ کہ اگر سول نافرمانی کرنا ان کے اپنے اختیار کی بات رہی تو ہوسکتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو بقول خود انہیں "اپنی غرض سے اس لئے اپنا لیڈر بنائے ہوئے ہیں۔ کہ ان جیسا دوسرا لیڈر اور نہیں ہے" پھر سول نافرمانی کی تباہ کن اور نقصان رساں تحریک میں حصہ لینے لگ جائیں۔ اس لئے یہ خطرہ پیش کیا گیا۔ کہ "اگر گاندھی جی کے پاس اس قدر اختیارات رہے۔ تو اس سے ان کے سروں پر ہر وقت ایک تلوار لٹکی رہے گی۔ اور وہ کسی پروگرام کا فیصلہ نہیں کر سکیں گے۔" اور مطالبہ کیا گیا۔ کہ "اگر مہاتما جی کسی وقت سول نافرمانی کرنا چاہیں تو کم از کم کانگرس کی ورکنگ کمیٹی سے اس کی منظوری ضرور حاصل کریں۔"

گاندھی جی نے اپنا بیان کس طرح منظور کرایا

گاندھی جی چونکہ ایک طرف تو اپنی مطلق العنانی قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ بھی دیکھ رہے ہیں۔ کہ ان کے خلاف جو کچھ کہا جا رہا ہے۔ اس میں قوت ہے۔ اس لئے انہوں نے جہاں عملی لحاظ سے اس قوت کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا اعلان کر دیا۔ وہاں جان دے دینے کی دھمکی دے کر اپنے ۷ اپریل کے اس بیان پر مہر تصدیق ثبت کرائی جس میں انہوں نے سول نافرمانی کو بند کرتے ہوئے صرف اپنے لئے اسے مخصوص قرار دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے آپ کو کانگرس کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ "کانگرس کے نام پر ہی سول نافرمانی کریں گے۔ ورنہ انفرادی طور پر بطور ایک انسان کی حیثیت میں جو ان کا جی چاہے۔ کر سکتے ہیں۔ ممبران کو یہ اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ انہیں سول نافرمانی کانگرس کے نام پر کرنے سے باز رکھنے کے لئے کہیں۔ اور وہ ان کے فیصلہ کو قبول کرنے کے لئے تیار ہونگے۔"

کیا گاندھی جی کو فتح ہوئی؟

اس طرح اطمینان دلانے کے باوجود بھی وہ ریزولیوشن جس میں سول نافرمانی کے معطل کئے جانے کے متعلق گاندھی جی کی سفارش کو قبول کیا گیا تھا۔ متفقہ طور پر پاس نہ ہو سکا۔ بلکہ رائے شماری کے بعد کثرت آراء کی بناء پر پاس کیا گیا لیکن اسے گاندھی جی کی بہت بڑی فتح قرار دے کر کہا جا رہا ہے۔

"خوشی کا مقام ہے۔ کہ پٹنہ نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ جادوگر کا جادو ابھی ختم نہیں ہوا۔ گاندھی جی کا سول نافرمانی کے متعلق ریزولیوشن ٹھیک انہی الفاظ میں پاس ہو گیا ہے۔ جن میں ڈاکٹر انصاری نے اسے پیش کیا تھا۔ اگرچہ پاس کرنے والوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ تو بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اب بھی ملک کی اکثریت گاندھی جی کے ساتھ ہے۔" (ملاپ ۲۱ - مئی)

گاندھی جی کے وقار پر ضرب

وہ لوگ جو گاندھی جی کے وقار کو قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے اندھا دھند ان کی کھلی ہوئی شکست کو فتح۔ اور ان کی عبرتناک ناکامی کو کامیابی قرار دینے کے عادی ہیں۔ ان کے متعلق تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن ہر وہ شخص جو واقعات سے صحیح نتائج اخذ کرنے کی قابلیت رکھتا۔ اور حالات کو اصلی شکل میں دیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ پٹنہ میں گاندھی جی کے وقار میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ بلکہ اس پر ایک اور کاری ضرب لگی ہے۔ ایک وقت تو وہ تھا۔ جبکہ گاندھی جی کی ہر ایک بات کے سامنے کانگرسی بلا چون و چرا سر تسلیم خم کر دیتے تھے۔ اور کسی کو ان کے خلاف کوئی بات کہنے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ لیکن پٹنہ کے اجلاس میں ان سے کانگرس کے آئین کی پابندی کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اور ان کے رویہ پر سخت نکتہ چینی کی گئی۔ اتنی سخت کہ آخر کار گاندھی جی کو اس کے سامنے جھکنا پڑا۔ اور وہ یہ اعلان کرنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ وہ نہ تو آج یا کل سول نافرمانی شروع کرنا چاہتے ہیں۔ اور نہ کانگرس کی منظوری و اجازت کے بغیر کبھی اس کی طرف رخ کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہہ دیا۔ کہ اگر ان کے اس وعدہ کو منظور نہ کیا گیا۔ اور انہیں بالکل بے نقاب کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو وہ جان دے دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے کہا:-

"میں کانگرس کے نام میں اور کانگرس کے حکم کے مطابق ہی کام کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اگر آپ لوگ مجھے یہ اختیار نہ دینا چاہیں تو اس صورت میں بھی آپ مجھے انفرادی آزادی سے محروم نہ کریں کیونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسا کرنے سے مجھے میری زندگی سے ہی محروم کرنے کے مترادف ہوگا۔ میں اپنی زندگی کا خاتمہ کرنے میں ذرا بھی نہیں ہچکچاؤنگا"

(ملاپ ۱۲ مئی)

گاندھی جی کی ڈکٹیٹر شپ خطرہ میں

ان حالات میں اگر کانگرس کمیٹی نے گاندھی جی کے بیان کی چند آراء کی زیادتی سے تصدیق بھی کردی تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جسے کچھ وقعت دی جاسکے۔ اور جس کی بناء پر گاندھی جی کی فتح کا ڈھنڈورا پیٹا جائے۔ اگر ہمیں صاف گوئی میں معذور سمجھا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ گاندھی جی نے ہتھیار ڈال کر اپنے اعلان کی تصدیق کرائی ہے۔ ممکن ہے اس سے کچھ عرصہ کے لئے وہ خطرہ ٹل جائے۔ جس کی خاطر گاندھی جی کو اس قدر جھکنا پڑا۔ لیکن زیادہ دیر تک اس کا ٹلنا مشکل ہے۔ چنانچہ خود گاندھی پرستوں کا بیان ہے۔ کہ

"گاندھی جی ایک سیاسی رہبر کی پوزیشن میں ناکام ہوچکے ہیں۔ اور اب انہیں کوئی حق نہیں۔ کہ وہ ملک کے اندر اپنی ڈکٹیٹر شپ چلاتے رہیں۔ اس خیال کے آدمی اس وقت تو سارے ہندوستان میں ہی پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن پنجاب۔ بنگال۔ اور یو۔پی میں ان کی کافی تعداد ہے" (ملاپ ۱۸ مئی)

چونکہ اس تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے۔ کہ گاندھی جی کو یا تو بالکل معمولی سطح پر آنا پڑے گا یا وہ ہمیشہ کے لئے سیاسیات سے علیحدگی اختیار کرنے پر مجبور ہو جائینگے اور یہ دونوں صورتیں ایسی ہیں۔ کہ ان میں سے کسی ایک کے رونما ہونے پر بھی ہندوستان اطمینان کا سانس لے سکیگا۔ اور ترقی کی طرف قدم بڑھا سکے گا۔

اچھوتوں کے لئے چار لاکھ ۵۹ ہزار کی رقم

فلاکت زدہ اچھوتوں کو تسبیم و زر کی زنجیروں میں جکڑنے کے لئے گاندھی جی شہر بشہر اور گاؤں بگاؤں پھر کر جو روپیہ جمع کر رہے ہیں۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کی حال کی اطلاع کے مطابق اس کی مقدار ۴ لاکھ ۵۹ ہزار تک پہونچ چکی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ راسخ الاعتقاد ہندوؤں نے نہ صرف اس فنڈ میں حصہ نہیں لیا۔ بلکہ وہ بڑی سرگرمی سے گاندھی جی کی شدید مخالفت بھی کر رہے ہیں تاہم ہندوؤں میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو سیاسی اغراض کے ماتحت اچھوت اقوام کو ہندوؤں میں شمار کرانے کے لئے۔ اور ان کے حقوق پر خود قابض رہنے کے لئے بے دریغ روپیہ خرچ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ گاندھی جی کو تھوڑے سے عرصہ میں اتنی بڑی رقم وصول ہو گئی۔

مسلمانوں کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیئے کہ جہاں ہندو اپنے مذہبی احکام کی سخت مخالفت کے باوجود محض دنیاوی اغراض کے ماتحت اچھوتوں کے لئے اتنی خطیر رقم چند ماہ میں پیش کر سکتے ہیں۔ وہاں وہ اسلام کے عائد کردہ فرض تبلیغ اسلام کے لئے کیا خرچ کرتے ہیں۔ اور خاص کر ہندوؤں کی پچھلی اور مسلی ہوئی اچھوت اقوام کو انسانیت کے درجہ پر لانے۔ اور دعوت اسلام دینے کے لئے کیا کر رہے ہیں۔

کاش مسلمانوں میں ہندوؤں کو دیکھ کر ہی اپنے مذہب کی اشاعت و حفاظت کا جذبہ پیدا ہوتا۔ اور وہ اپنے اموال اشاعت اسلام کے لئے صرف کر کے نہ صرف سامان آخرت مہیا کر لیتے۔ بلکہ اس دنیا میں بھی فوائد حاصل کر سکتے۔

فطرت میں نیکی کا ثبوت

اسلام نے انسانی ضمیر کو اتنی اہمیت دی ہے۔ کہ بتایا ہے ہر انسان کی فطرت میں نیکی رکھی گئی ہے۔ اس کا ثبوت آئے دن مختلف اقسام کے واقعات سے ملتا رہتا ہے۔ اور ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کسی انسان کی فطرتی نیکی پر برائی غلبہ بھی پالے۔ تو جب کبھی نیکی کو نمایاں ہونے کا موقعہ ملے۔ وہ اپنا اثر دکھاتی ہے۔

حال کے ایک ولایتی اخبار میں شائع ہوا ہے کہ ایک ریلوے سٹیشن ماسٹر کو ایک شخص نے ۵ شلنگ ۲ پنس کی رقم اس اطلاع کے ساتھ بھیجی ہے۔ کہ اس نے ۵۲ سال قبل ریل گاڑی میں بلا ٹکٹ سفر کیا تھا۔ اور اب وہ سفر کا کرایہ بھیج رہا ہے۔

اسی طرح ایک عورت ایک ہوٹل کے مالک کے پاس ایک میز پوش لائی۔ جسے وہ ۴۳ سال قبل اپنے ماہ عروسی کے دوران میں اس ہوٹل سے اٹھا کر لے گئی تھی۔

اس قسم کے واقعات فطرت میں نیکی کا جذبہ رکھے جانے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ اسی جذبہ نے لمبے عرصہ بعد دوسرے کا حق ادا کرنے کی تحریک کی۔

ایک فتنہ پرداز شخص

کچھ عرصہ سے ایک شخص آتما نند کے جو اپنے آپ کو "المسیح" لکھتا ہے۔ مضامین احمدیت کے خلاف اخبار "اہلحدیث" بڑے اہتمام سے شائع کر رہا ہے۔ کافی عرصہ گزرا۔ اس شخص کے بعض مضامین جو ہندوؤں کے متعلق تھے۔ اسے ہندو سمجھ کر "الفضل" میں شائع کئے گئے تھے۔ لیکن جب معلوم ہوا۔ کہ وہ کسی بھی مذہب کا معتقد نہیں۔ اور اس کی غرض محض یہ ہے۔ کہ مختلف مذاہب کے اخبارات میں ایک دوسرے کے خلاف فتنہ آرائی کرے۔ تو ہم نے اس کو منہ لگانا چھوڑ دیا۔ اور اس کے کئی مضامین جو اس نے آریوں وغیرہ کے خلاف لکھ کر بھیجے۔ ردی کی ٹوکری میں ڈال دیئے۔

اس شخص کی اس حقیقت سے قریباً سب اخبارات واقف ہو چکے ہیں۔ اور ہر جگہ اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے جیسا کہ ہم نے ضروری سمجھا۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار کے صفحات اس کے ہر قسم کے مضامین کے لئے کھلے ہیں۔ اور وہ جو چاہے ان میں درج کرا سکتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں اس نے بدترین قسم کے شرک کا ارتکاب کرنے والے رادھا سوامی فرقہ کی تعریف و توصیف میں طویل مضمون شائع کیا۔ اس پر رادھا سوامیوں کو خوش ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن ان کے اخبار "پریم پرچارک" نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ یہ ہیں:۔

"ہم خوش ہیں۔ کہ "المسیح" صاحب کو دیال باغ سورگ (بہشت) دکھائی دیتا ہے۔ لیکن ان کی گفتگو اور دیگر مذاہب کے خلاف لب کشائی ہمیں شک و شبہ میں ڈالتی ہے۔ کہ کہیں آتما نند صاحب ان تاثرات و جذبات کو جلد بھول جائیں۔ گزشتہ دنوں آپ نے ہمیں اسلام کے خلاف ایک نہایت دل آزارانہ مضمون بغرض اشاعت ارسال کیا تھا........ ادھر مسلمان اخباروں میں آپ ہندوؤں کے خلاف مضمون لکھتے ہیں۔ گویا ہندو اخبارات میں مسلمانوں کے خلاف اور مسلمان اخبارات میں ہندوؤں کے خلاف لکھتے ہیں۔ ان کی یہ عجیب و غریب ذہنیت دیکھ کر دل کہتا ہے کہ کیا وہ دیال باغ کے خلاف لب کشائی سے باز رہ سکیں گے"

یہ ہے اس شخص کی حقیقت جس کے مضامین احمدیت کے خلاف مولوی ثناء اللہ صاحب شائع کرنے کے لئے ہر وقت تیار بیٹھے ہیں۔ انہیں نہ تو اس بات کی پرواہ ہے۔ کہ وہ اسلام کے خلاف بھی اسی قسم کی بیہودہ گوئی کرتا رہتا ہے۔ جس قسم کی جماعت احمدیہ کے خلاف کرتا ہے۔ اور نہ اس کا دعوے "المسیح" انہیں کھٹکتا ہے۔ احمدیت کے خلاف ایسے شخص سے اتحاد الکفر ملۃ واحدۃ کی پوری پوری تصدیق کرتا ہے۔ اور احمدیت کی صداقت کا ثبوت ہے۔

سکھوں کے ایک مشہور اخبار کی معقولیت

ان علاقوں اور دیہاتوں کے مسلمانوں پر جہاں ان کی آبادی کم ہے سکھوں کے بڑھتے ہوئے جور و ستم کا حوالہ دے کر اخبار "انقلاب" میں سکھوں کے با اثر لیڈر سردار کھڑک سنگھ صاحب کے نام ایک خط شائع ہوا تھا جس میں لکھا تھا۔ کہ "آپ اس قوم کو باوا نانک صاحب کے اصلی مذہب کی طرف لائیں اور ان کو دوسری قوموں سے زیادتی کرنے سے روکیں" اسی سلسلہ میں یہ بھی لکھ دیا گیا تھا۔ کہ "ہم لوگ باوا نانک کو اپنے جیسا بلکہ اپنے سے بہتر مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے پاس اس کے بڑے مضبوط دلائل ہیں"

معلوم نہیں سردار کھڑک سنگھ صاحب نے ان الفاظ کو کس نظر سے دیکھا لیکن سکھوں کے اخبار "شیر پنجاب" (۲۰ مئی) نے اس موقعہ پر جس معقولیت اور فرزانگی کا ثبوت دیا ہے۔ وہ بہت ہی دلچسپ اور سکھوں کی روایات کے عین مطابق ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مشن لنڈن کی سالانہ رپورٹ

مارچ ۱۹۳۳ء لغایت فروری ۱۹۳۴ء

گذشتہ سے پیوستہ

از جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم - اے امام مسجد احمدیہ لنڈن

سیاسی کام

لنڈن میں سیاسی کام بھی بہت ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے بھی میں نے اپنا ایک سکرٹری مقرر کر کے ہدایت کی ہوئی ہے۔ کہ انگریز دوستوں اور واقفوں کی جن میں ریٹائرڈ سویلین نمائندگان پریس۔ ایسوسی ایشنوں کے عہدیدار اور ممبران پارلیمنٹ بھی شامل ہیں۔ ایک مکمل فہرست تیار کی جائے۔ اپنے دوستوں کے حلقہ کو وسیع کرنے کی تجاویز سوچی جائیں۔ ایسے دوستوں کے ساتھ ایک پروگرام کے ماتحت میری ملاقاتوں کا انتظام کیا جائے۔ ان کو برتھ ڈے اور نیو ایر گریٹنگس ارسال کی جائیں دلچسپ تصانیف اور سرکلر بھیجے جائیں۔ مختلف تقاریب کے موقعہ پر لنچ یا چائے پر مسجد میں مدعو کیا جائے۔ تقاریب کے لئے موزوں لیکچرار اور پریذیڈنٹ کا انتظام کیا جائے۔ حالات حاضرہ کے متعلق اخبارات کو مراسلات بھیجے جائیں۔ ہندوستان اور دوسرے ممالک سے آنے والے ممتاز لوگوں کا سٹیشن پر استقبال کیا جائے۔ برطانیہ کی تمام پولٹیکل پارٹیوں کے مراکز پر جا کر ذمہ دار لوگوں کو مسلمانوں اور بالخصوص مسلمانان ہند کے حقوق سے آگاہ کیا جائے۔ مختلف پولٹیکل سوسائٹیوں میں ہندوستان کے موضوع پر تقریروں کا انتظام کیا جائے۔ ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن نشنل انڈین ایسوسی ایشن سوسائٹی اور نیر اینڈ مڈل ایسٹ ایسوسی ایشن میں جو لیکچر اور تقریبیں ہوں۔ ان میں شمولیت کی جائے۔ پارلیمنٹ میں سوالات دریافت کئے جانے کا انتظام کیا جائے۔ انڈیا آفس۔ انڈیا ہاؤس۔ دفتر نو آبادیات اور مقامی افسروں سے تعلقات مضبوط کئے جائیں۔ مناسب مواقع پر ممتاز لوگوں کو مسجد یا کسی دوسری مناسب جگہ ایڈریس پیش کئے جائیں۔ بوقت ضرورت حکام کے پاس وفد لے جانے کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ قریباً ساڑھے تین صد ممتاز افراد کی ایک فہرست تیار کی گئی ہے۔ اور ان کے ساتھ میری ملاقاتوں کا انتظام کرنے کی کوشش ہو رہی ہے حسب ذیل اصحاب کو برتھ ڈے اور نیو ایر گریٹنگس ارسال کی گئیں۔ سر جان تھامسن سر جارج کننگھم۔ سر سیموئل ہور۔ سر مائیکل اڈوائر۔ سر اڈورڈ میکلیگن مسٹر فلپ گریوس۔ مسٹر پی۔ جے ہینس ممبر پارلیمنٹ اور ان کے علاوہ قریباً ایک صد اور اشخاص کو

حقوق المسلمین کے تحفظ کی کوششیں

وائیٹ پیپر کی تجاویز کے متعلق ایک پندرہ صفحات کا پمفلٹ شائع کر کے قریباً تین صد ممتاز افراد کو بھیجا گیا۔ گذشتہ عید کے لئے مسٹر جناح صاحب اور سر سٹوارٹ سنڈمین صاحب کو دعوت دی گئی تھی۔ ہندوستان اور کشمیر کے مسائل کے متعلق حسب ذیل اخبارات کو اشاعت کے لئے قریباً دس مضمون بھیجے گئے ڈیلی میل مارننگ پوسٹ۔ ڈیلی ٹیلیگراف۔ ٹائمز۔ نیر ایسٹ۔ آبزرور۔ ڈیلی ایکسپرس۔ ان میں سے صرف ایک "ڈیلی ٹیلیگراف" اور دو "نیر ایسٹ" میں شائع ہوئے۔

ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں اس سال کے دوران میں بہت سی تقاریب ہوئیں۔ جن کی رپورٹیں "الفضل" میں شائع ہو چکی ہیں۔ معاملات کشمیر کے متعلق وزیر ہند کے پاس ایک وفد لے جانے کی کوشش کی گئی۔ اور تین ٹائپ شدہ سرکلروں کے ذریعہ یہ معاملہ مسلم ممبروں کے سامنے لایا گیا۔ لیکن آخر کو یہ فیصلہ ہوا۔ کہ دفتری طور پر اس بات کو نہ اٹھایا جائے۔ اس لئے انفرادی طور پر مختلف ممبران مثلاً ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب۔ چودہری ظفر اللہ خان صاحب اور ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ افسران متعلقہ سے اس کے متعلق بات چیت کریں۔ اور یہ امر موجب تسلی ہے۔ کہ ان لوگوں نے انفرادی طور پر حکام کو اس طرف توجہ دلائی۔ کشمیر سے سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور ایس۔ ایم عبداللہ صاحب کے اخراج کے متعلق میرے تیار کردہ سوالات پارلیمنٹ میں ایک ممبر لفٹیننٹ کرنل۔ آر۔ وی۔ کے ایپلن نے دریافت کئے

مسجد میں آنیوالے معززین

مسٹر ایف۔ ایچ براؤن۔ او۔ بی۔ ای کو کرٹیرین رسٹورنٹ اور مسٹر جارڈین کو مسجد میں لنچ پر بلایا گیا۔ سر ایوین ہاول نے بھی مسجد میں آنے کی دعوت منظور کر لی۔ اور اس کے لئے وقت بھی مقرر کر دیا تھا۔ مگر کسی وجہ سے اسے ملتوی کرنا پڑا۔

سر ٹیلفورڈ اور لیڈی واٹ جو علی الترتیب سکرٹری آف دی آربٹریشن لیگ اور سکرٹری آف دی ایسوسی ایشن آف فری چرچز ہیں۔ کئی دیگر دوستوں کے ساتھ جن میں حیدر آباد کی حیدری فیملی۔ خواجہ شجاع الدین صاحب۔ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب مولوی سر محمد یعقوب صاحب اور چودہری ظفر اللہ خان صاحب بھی شامل ہیں۔ مسجد میں آئے۔ اور ہمارے اتوار کے جلسوں میں تقریریں بھی کیں۔ ان ممتاز لوگوں سے مختلف مواقع پر ملاقاتیں ہوئیں۔ مختلف اصحاب کو مسجد میں پانچ ایڈریس دیئے گئے۔ ان میں سے جو ایڈریس مسٹر جارڈین کو دیا گیا۔ وہ قابل ذکر ہے۔ وہ اس سے بہت متاثر ہوئے اور آخر میں ایک دلچسپ اور عمدہ تقریر کی۔ جن لوگوں کا سٹیشن پر استقبال کیا گیا۔ یا جن کو الوداع کیا گیا۔ ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔ مسٹر ایم۔ ایم احمد صاحب مسٹر ایم زید احمد صاحب۔ مسٹر ایم۔ اے شاہ صاحب۔ مسٹر شفیع حیدری صاحب۔ مسٹر جارڈین صاحب۔ سر ہربرٹ ایمرسن صاحب۔ چودہری ظفر اللہ خان صاحب۔ مسٹر اسماعیل صاحب مسٹر بہادر دین صاحب آف ساؤتھ افریقہ۔ مسٹر و مسز ڈیوی صاحب بیگم شاہ نواز صاحبہ۔ مسٹر ایف۔ آر حکیم صاحب۔ اور مسٹر ممتاز صاحب۔ میرا خیال ہے۔ کہ گذشتہ سال میں ایسے لوگوں کی اوسط ہر تین ہفتہ میں ایک رہی ہے۔

ہندوستانی طلباء کی امداد

جو طلباء یہاں آتے ہیں۔ ہمیں نہ صرف یہ کہ پہلے انہیں مسجد میں ٹھہرانا پڑتا ہے۔ بلکہ بعد ازاں ان کی مستقل رہائش کا خاطر خواہ انتظام بھی کرنا پڑتا ہے۔ جس سے معمولی فرائض کی بجا آوری میں ایک گونہ رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور نہ صرف اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ بلکہ بہت سی تکلیف بھی اٹھانی پڑتی ہے بعض اوقات پہلے ان کا سامان یہاں رکھنا اور بعد ازاں ان کی مستقل قیام گاہ پر پہنچانے کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ ان کے خطوط ریڈائرکٹ کرنے پڑتے ہیں۔ اور یہ چھوٹی چھوٹی باتیں بہت سا وقت اور توجہ لے لیتی ہیں۔ اگر انکار کر دیا جائے۔ تو اسے بد اخلاقی پر محمول کیا جاتا ہے۔ جو ہم مناسب نہیں سمجھتے۔ لنڈن میں نووارد چاہتے ہیں کہ ان کے ساتھ ایک آدمی جا کر تمام مقامات دکھائے۔ جو اگرچہ ہمارے کام کا حصہ نہیں۔ لیکن خواہ اسے کتنا ناپسند کریں۔ اس سے اجتناب بھی نہیں کیا جا سکتا۔ موزوں جائے رہائش کی تلاش بھی ایک بہت تکلیف دہ امر ہے۔ مجھے خطوط لکھنے پڑتے ہیں اخبارات میں اشتہار دینے پڑتے ہیں۔ اور پھر جا کر لاج کو دیکھنا پڑتا۔ اور ہر چیز کا انتظام کرنا ہوتا ہے۔ یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ صرف جماعت احمدیہ کے طلباء ہی اس قسم کی امداد نہیں لیتے بلکہ غیر احمدی بھی جو ہندوستان سے سفارشی خطوط لے آتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مالی انتظامات

اس کے بعد ہماری مالی حالت کا سوال ہے۔ پہلے یہاں کوئی رجسٹر نہ تھے۔ جن سے وصول شدہ چندوں کا ریکارڈ معلوم ہو سکے۔ اور نہ ہی کوئی سکرٹری مال تھا۔ میں نے مسٹر بامبلے صاحب کو اس کام پر مقرر کیا۔ اور ہدایت کی۔ کہ ایک رجسٹر تیار کر کے اس میں جماعت کے تمام ممبروں کے ایڈریس آمد اور شرح چندہ درج کر کے انہیں مکمل اور اپ ٹو ڈیٹ رکھیں اور نئے ممبروں کے نام بھی انہیں درج کرتے رہیں۔ ہر ممبر کے چندہ کا حساب ایسے طریق پر رکھیں۔ کہ ایک سرسری نظر سے بقایا معلوم کیا جا سکے۔ چندہ دینے والوں کو باقاعدہ مطبوعہ رسیدیں ہر تین ماہ کے بعد چندہ کی ادائیگی کے لئے ریمائنڈر دیں۔ مارچ میں آمد کا بجٹ تیار کریں۔ آہستہ آہستہ وصیت کرنے کا رواج پیدا کیا جائے اور اس کے لئے انگلینڈ میں ہی موزون فارم تیار کرائے جائیں ہر چھ ماہ کے بعد مجھے یاد دلائیں۔ تا ممبروں کو چندہ کی ادائیگی کے لئے اپیل کر سکوں۔ نادہندوں کو حکمت عملی اور استقلال کیساتھ انفرادی طور پر باقاعدہ ادائگی کے لئے آمادہ کیا جائے۔ صاحب نصاب احباب کی فہرست تیار کی جائے۔ صدقۃ الفطر اور عید فنڈ کی وصولی کا انتظام کیا جائے۔ لٹریچر کی فروخت کی پوری پوری کوشش کی جائے۔ آمد کو بڑھانے کے ذرائع سوچے جائیں۔ ایک چھوٹی سی دوکان کھولنے کی تجویز پر پوری طرح غور کر کے اگر مناسب ہو۔ تو اسے جاری کر دیا جائے۔ ہر ماہ معائنہ اور دستخطوں کے لئے رجسٹر میرے سامنے پیش کئے جائیں۔ جس کے ساتھ آمد و خرچ کی تفصیل ہو۔ اور نقد رقم میرے حوالہ کر دی جائے۔

نو مسلمین کے چندے

ان ہدایات کے ماتحت رجسٹر کھولے گئے۔ اور چندوں کی ادائیگی کے لئے ریمائنڈر جاری کر دیئے گئے۔ آئندہ سال کے لئے ہمارا ارادہ ہے۔ کہ ایک بجٹ تیار کیا جائے۔ انفرادی طور پر احباب کو توجہ دلانے کے علاوہ میری طرف سے چندوں کی ادائیگی کے متعلق دو اپیلیں کی گئی ہیں۔ چار پونڈ ایک پنس کی کتابیں فروخت کی گئی ہیں۔ چندوں سے وصول شدہ کل رقم ۵ - ۱۵ - ۳۲ ہے۔ مسٹر اے ڈین صاحب اور چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی وصیت کی رقم یہاں وصول کر کے مرکز میں بھیجی گئی۔ بعض ممبروں کی تجویز پر چندوں کے لئے ایک بکس رکھنے کا تجربہ کیا گیا۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔

لٹریری کام کا انتظام

لٹریری کام کے لئے مسٹر کوون صاحب کو اپنا سکرٹری مقرر کر کے انہیں ہدایت کی ہے۔ کہ کسی پبلک لائبریری میں جا کر روزانہ تمام اخبارات اور رسائل کا مطالعہ کیا کریں۔ اور اگر ان میں اسلام پر اثر انداز ہونے والی کوئی بات دیکھیں۔ تو اس کی اصلاح کرنے یا غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے اخبار کو خط لکھیں۔ اور میری تصدیق کے بعد اسے اشاعت کے لئے روانہ کریں۔ کام کی سہولت کی خاطر ان ہفتہ وار یا ماہوار جرنلوں کی ایک فہرست تیار کریں۔ جو مراسلات کو خوشی لیتے ہیں۔ نیز مفید ہو گا۔ اگر رومن کیتھولک۔ پروٹسٹنٹ۔ پریسبیٹیرین۔ کرسچن سائنٹسٹس یہودی۔ یونی ٹیرین۔ تھیوسافسٹ اور رشنلسٹس کے نمائندہ آرگنوں کی ایک فہرست تیار کی جائے۔ تا ان میں سے ہر ایک کی پالیسی معلوم کی جائے۔ ایسے مختصر آرٹیکل لکھنے کی کوشش کی جائے۔ جنہیں اخبارات اشاعت کے لئے لے لیں۔ اور یہ پانسو الفاظ سے زیادہ کے نہ ہونے چاہئیں۔ ہر مذہب میں جو عمدہ باتیں ہیں۔ ان کا اعتراف کیا جائے۔ اور جو جرنل منظور کریں ان کے ذریعہ اختلافات کو بھی اگر ضروری ہو۔ تو پبلک میں لایا جائے۔ اشاعت کے لئے خطوط میں ممکن سے ممکن اختصار کیا جائے۔ اور مسجد کے پتہ سے بھیجے جائیں۔ اپنے خطوط کے جوابات کو دیکھتے رہیں۔ اور اگر خواہ مخواہ کی بحث میں الجھے بغیر ان کا جواب دیا جا سکے۔ تو دیں۔ اگر براہ راست کوئی خط آئے۔ تو اس کی طرف پوری توجہ دیں۔ تمام خطوط اور آرٹیکل وغیرہ کا ریکارڈ رکھیں۔ یہ سب کام فارغ اوقات میں آنریری طور پر کرنے ہوں گے۔ نیز خاص موضوعات پر پمفلٹ اور ٹریکٹ تیار کرنا۔ اور جماعت کی طرف سے انہیں شائع کر کے فروخت کرنے کی کوشش کرنا بھی ان کے ذمہ ہے۔ اسلامی ممالک سے شائع ہونے والے اخبارات کی ایک فہرست تیار کرنا۔ اور ہر ماہ انہیں میری تصدیق کے بعد ایسی خبریں ارسال کرنا جو مسلمانوں کے لئے دلچسپی کا موجب ہو سکیں۔ نیز مسجد میں منعقد ہونے والی تمام سوشل تقاریب کی مختصر رپورٹ میری تصدیق کے بعد مسلم پریس کو بذریعہ تار ارسال کرنا۔ جو کتابیں موصول ہوں۔ ان پر مختصر نوٹ لکھنا۔ مسٹر کوون ان ہدایات کے ماتحت کام کر رہے ہیں

تحریری کام

میں نے ایک اخبار Manchester Guardian کو اسلام اور بین الاقوامی امور کے موضوع پر ایک آرٹیکل بھیجا تھا۔ جو شائع ہو چکا ہے۔ ایک خط عیسائیت کے خلاف سپیکٹیٹر میں بھی شائع ہوا ہے۔ میں نے "پیرسنز ویکلی" کو بھی ایک خط لکھا تھا۔ اسی طرح مسٹر فیولنگ صاحب نے بھی ایک خط لکھا۔ جو "Listener" میں شائع ہوا۔ مسٹر وسنز کون نے متعدد خطوط لکھے۔ جو Wandsworth Borough News میں درج ہو چکے ہیں۔ میں نے عرصہ زیر رپورٹ میں جو لٹریری کام کیا۔ اس کا بھی اختصاراً ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور صرف مضمون کا عنوان اور تعداد صفحات درج کرنے پر اکتفا کروں گا۔ "ج پنڈت" ٹائپ شدہ صفحات "محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم" ۲۱ ٹائپ شدہ صفحات "مسلم سپین" ۲ ٹائپ شدہ صفحات مسلم سپین (اردو) ۶۵ صفحات "سائنس پر اسلام کے احسانات" ۲۵ ٹائپ شدہ صفحات "مطالعہ حدیث کے لئے مقدمہ" ۱۲۲ ٹائپ شدہ صفحات۔ اہل ہالینڈ کے نام ایک مکتوب مطبوعہ ۴ صفحات "اسلام اور بین الاقوامی امور" ۵ ٹائپ شدہ صفحات۔ "ری وائٹ پیپر پالیسی" ۱۵ صفحات مطبوعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فارسی النسل ثابت کرنے کے لئے بھی میں نے بہت سا کام کیا ہے۔ اگرچہ اس ضمن میں ابھی تک صرف ۴۰ صفحات لکھے ہیں۔ مگر بہت سی کتابوں سے اس قدر نوٹ لئے ہیں۔ کہ کم از کم ۳۰۰ صفحات لکھے جا سکتے ہیں۔ اور جب بھی وقت ملے میں ان نوٹوں کو مرتب کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ "الفضل" کے نام مراسلات کی تعداد ۲۳ ہے۔ جن میں سے ۱۳ میں نے اور ۱۰ مولوی محمد یار صاحب عارف نے تحریر کئے۔ ان خطوط میں نہ صرف یہاں کے کام کی رپورٹیں ہیں۔ بلکہ مخصوص مسائل پر ان میں اشارات بھی موجود ہیں۔ "الفضل" کے خاتم النبیین نمبر کے لئے میں نے لارڈ ہیڈلے اور مسٹر آسکر سے انگریزی میں اور چودھری ظفر اللہ خان صاحب اور نو مسلم انگریز مسٹر فیولنگ صاحب سے اردو میں مضمون لکھوائے۔ مسٹر فیولنگ صاحب کا مضمون اپنی قسم کا پہلا مضمون ہے۔ یہاں اسلام اور مذہب کے متعلق بہت سی کتابیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اور چونکہ اسلام کے متعلق خیالات کی رو سے میرا آگاہ رہنا ضروری ہے۔ اس لئے میں ان تمام تبصروں کو پڑھتا ہوں۔ جو لنڈن پریس کی طرف سے نئی تصانیف پر کئے جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی تصنیف اہم ہو۔ تو میں پبلشرز کو لکھتا ہوں۔ کہ ریویو آف ریلیجنز کے لئے ایک کاپی مفت ارسال کی جائے۔ یہ طریق میں نے اپنے گذشتہ قیام انگلستان کے دوران میں سوچا تھا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس قسم کی ۲۰ کتب موصول ہوئیں۔ جن میں سے پانچ پر میں نے مختصر نوٹ لکھ کر ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز قادیان کو ارسال کئے ہیں بعض اور صیغہ جات بھی قائم کرنا چاہتا ہوں لیکن فی الحال میری کوشش یہ ہے۔ کہ یہ تسلی بخش طور پر کام کرنے کے قابل ہو سکیں۔ ہر سکرٹری ہفتہ میں ایک بار اپنے کام کے متعلق مجھ سے خاص ملاقات کرتا ہے۔ اور ہم کام کرنے کے مختلف ذرائع سوچتے ہیں۔ میں انہیں ضروری ہدایات بھی دیتا ہوں۔ اگر سارا کام مجھے خود ہی کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ایک موضوع پر اور ایک وقت مقررہ پر کسی سے گفتگو کا موقعہ مل جانا بھی ایک مدد ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ کچھ عرصہ بعد سکرٹری اپنے کام میں ماہر ہو جائیں گے

مستشرقین کے ساتھ تعلقات

اس کے بعد میں بعض متفرق امور بیان کروں گا۔ اس سلسلہ میں پہلے برطانیہ کے مستشرقین کے ساتھ اپنے تعلقات کو لیتا ہوں میں خود سر ڈینیسن راس لنڈن۔ پروفیسر منزوسکی جو عالمگیر شہرت رکھتے ہیں۔ پروفیسر گب لنڈن یونیورسٹی۔ پروفیسر سٹوری آف کیمبرج یونیورسٹی۔ لنڈن۔ لنڈن یونیورسٹی میں اردو کے پروفیسر

76
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مسٹر فلبی سے مل چکا ہوں اور کئی سائنٹیفک نکات پر ان سے تبادلۂ خیالات بھی کر چکا ہوں۔ اس کے علاوہ ڈانا کے پروفیسر والیڈی۔ آکسفورڈ کے پروفیسر مارگولیس۔ کیمبرج کے پروفیسر نکلسن۔ ڈرہم کے پروفیسر گوایلیوم۔ ہالینڈ کے پروفیسر ونسنک اور جرمن کے پروفیسر کرنکو سے خط و کتابت کی ہے۔

مستشرقین کے ساتھ ہمارے تعلقات کا اندازہ اس سے بھی ہو سکتا ہے۔ کہ یہاں ان کی جو واحد سوسائٹی ہے۔ یعنے سوسائٹی فار پروموٹنگ دی سٹڈی آف ریلیجنز۔ اس نے مجھے "محمد" (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے موضوع پر اپنی سوسائٹی میں لیکچر دینے کی دعوت دی۔ اس سوسائٹی کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ میرے لیکچر کا نوٹس شنبہ کے "ٹائمز" میں اور یکشنبہ کے آبزرور میں شائع ہوا۔ حالانکہ ایسا نوٹس بہت سا خرچ کرنے کے بعد بھی اس پایہ کے اخبارات میں چھپوانا مشکل ہوتا ہے ؂

متفرق امور

دوسری بات جو اس ضمن میں میں کہنا چاہتا ہوں۔ یہ ہے کہ مشن کے حسابات بھی مجھے خود دیکھنے پڑتے ہیں۔ نائب امام صاحب صرف کچن۔ باغ اور ان مختلف مدات کا حساب نوٹ کر لیتے ہیں۔ جو وہ کریں۔ مجھے ہر خرچ کو اس کی مد میں درج کر کے ہر ماہ مرکز میں بل بھیجنے پڑتے ہیں۔ حسابات کے سلسلہ میں ان بنکوں اور دوسری فرموں سے خط و کتابت بھی کرنی پڑتی ہے۔ جن کے ساتھ ہمارا لین دین ہے۔ اس کے علاوہ مجھے بعض اصحاب کی امانتیں بھی رکھنی پڑتی ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں میرے پاس سات مختلف اصحاب کا قریباً ایک ہزار پونڈ بطور امانت رہا۔

نومسلمین کی تربیت کا انتظام

پھر نومسلمین کی تربیت کے سلسلہ میں مجھے بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ قبل اس کے کہ میں لنڈن میں رہنے والے ممبروں کی تعلیم و تربیت کے انتظامات کا ذکر کروں۔ میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس سے قبل لنڈن سے باہر رہنے والے ممبروں کے لئے اس قسم کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اور چونکہ یہ ضروری تھا۔ میں نے تمام ممبروں کا خواہ لنڈن میں رہنے والے ہوں۔ یا لنڈن سے باہر ایک سالانہ امتحان لینے کی تجویز کی۔ اور اس کے لئے ممبروں کو مختلف کلاسوں میں تقسیم کر کے ان کے لئے سوالات کے پرچے مقرر کئے۔ جن کے جوابات تین دن کے اندر اندر بھیجے جانے ضروری قرار دیئے۔ اس کام کے لئے میں نے ڈاکٹر سلیمان صاحب کو اپنا سکرٹری مقرر کیا۔ اور تمام ممبروں کو چار کلاسوں میں تقسیم کیا۔ بچے جونیئر سینیئر اور بالغ تین مختلف کتابوں سے چار پرچے تیار کئے گئے۔ جن کے جوابات کے لئے تین روز کا وقت دیا گیا۔ اور یہ امر موجب مسرت ہے۔ کہ لنڈن سے باہر رہنے والے ممبروں نے اس میں بہت دلچسپی لی۔ اور پورٹسماؤتھ کے مسٹر ڈائر اول رہے۔ امتحان کے نتائج "الفضل" ۲۴ر جنوری ۱۹۳۴ء میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور تجویز ہے۔ ہر نومبر میں یہ امتحان ہوا کرے ؂

نومسلمین کی تعلیم

جو ممبر لنڈن میں رہتے۔ اور مسجد میں آسکتے ہیں۔ ان کو بھی میں نے چار درجوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ سن رسیدہ اصحاب کو میں خود اسلامی دعائیں سکھاتا ہوں۔ اور میرے اسسٹنٹ باقیوں کو قرآن کریم پڑھاتے۔ اور مذہبی ہدایات دیتے ہیں۔ جس کے لئے ایک خاص سیلیبس مقرر کر دیا گیا ہے۔ میں ان کو اردو بھی پڑھاتا ہوں۔ تاکہ کم از کم بعض ان میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل تحریرات پڑھنے کے قابل ہو سکیں۔ مسٹر فیولنگ اور مس ڈی ہیچس اردو میں کافی ترقی کر رہے ہیں۔ اور "الفضل" پڑھ سکتے ہیں۔ جواب ان کے نام باقاعدہ آتا ہے۔ مس ہیکس اردو کی دو ابتدائی کتابیں پڑھ چکی ہیں۔ قریباً تمام ممبروں کو اتوار کے روز سبق دیئے جاتے ہیں۔ لیکن ان میں سے بعض بہت بوڑھے ہیں۔ اور بعض دور ہونے کی وجہ سے ہفتہ میں ایک بار سے زیادہ مسجد میں نہیں آسکتے۔ ظاہر ہے۔ کہ اتنے وقت میں کوئی تسلی بخش ترقی نہیں ہو سکتی

مشن ہاؤس میں اصلاحات

چوتھی بات مکان کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں میں نے مکان کو گرم کرنے کے لئے ایک آلہ نصب کرایا۔ جو ایک اہم اضافہ ہے۔ اس سے ملازم کا کام کم ہو گیا۔ اور میں آئندہ سال اخراجات میں بھی کمی دکھا سکوں گا۔ ایک پبلک ریڈنگ روم بھی کھولا گیا ہے۔ ہمیں بعض میگزین اور اخبارات آتے ہیں۔ اور میں نے انتظام کیا ہے۔ کہ یہ سب ریڈنگ روم میں میز پر رکھ دیئے جایا کریں۔ جہاں لوگ آکر پڑھ سکیں۔ اگرچہ ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ لیکن یہاں کے حالات کے پیش نظر اسے مایوس کن حالت نہیں کہا جا سکتا۔ لیکچروں کے لئے ہمارے پاس کوئی ریڈنگ ڈیسک نہ تھا۔ اور لیکچراروں کا نوٹ اپنے ہاتھ میں پکڑے رکھنا نامناسب امر تھا۔ اس لئے ہم نے ایک ڈیسک تیار کرا لیا ہے۔ لیکچروں کے اعلان کے لئے ہمارا ایک نوٹس بورڈ گرین ہال میں نصب تھا۔ مگر چونکہ موسم کی خرابی کی وجہ سے یہاں عام طور پر اندھیرا سا چھایا رہتا ہے۔ اس لئے وہ اچھی طرح نظر نہ آسکتا تھا۔ اب اسے ہٹا کر لیمپ پوسٹ کے نزدیک لگا دیا گیا ہے۔ جس سے وہ نمایاں ہو گیا ہے۔ اور آنے جانے والے دن رات اسے پڑھ سکتے ہیں۔ مکان کا ایک کمرہ سکرٹریوں کا دفتر بنا دیا گیا ہے۔ جہاں وہ فائل وغیرہ رکھ سکتے۔ اور کسی قسم کی مداخلت کے بغیر کام کر سکتے ہیں۔ ہال کی حالت اچھی نہ تھی قالین اور فرش وغیرہ پھٹ چکے۔ اور بہت بدنما معلوم ہوتے تھے اس لئے ہال اور ڈرائنگ روم میں فرش اور قالین بچھا دیئے گئے ہیں۔ جس سے ان کی شان دوبالا ہو گئی ہے۔ گرم پانی کے لئے ہمارے پاس ایک بائلر تھا۔ چونکہ ہمارے پاس ایک Geyser بھی موجود ہے۔ جو نہانے اور ہاتھ منہ دھونے کے لئے پانی گرم کرنے کے کام آسکتا ہے۔ اس لئے بائلر کا استعمال ترک کر دیا گیا ہے۔ اور آئندہ سال ہم ایندھن کے اخراجات میں بھی تخفیف دکھانا چاہتے ہیں۔

مسجد میں نکاح

میں بین الملی شادیوں کے خلاف ہوں۔ اور میرا تجربہ ہے۔ کہ انجام کار یہ فریقین کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہیں۔ لیکن یہ بھی میرے لئے موزون نہیں۔ کہ جو لوگ ایسی شادیاں کرنے کا فیصلہ کر چکے ہوں۔ ان کا نکاح پڑھنے سے انکار کر دوں۔ اور چونکہ یہ ایسا ملک ہے۔ جہاں ایک ہی نکاح ہو سکتا ہے۔ اس لئے جب کسی چرچ میں نکاح نہ ہو سکے۔ تو لوگ مسجد کا ناجائز فائدہ اٹھاتے اور نکاح پڑھانے کے لئے یہاں آجاتے ہیں۔ اس لئے میں نے ایسے فارم تجویز کئے ہیں۔ جن پر نکاح سے قبل فریقین کے دستخط ضروری ہیں۔ اور یہ اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ اکثر جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور ہمیں شہادت کے لئے طلب کیا جاتا ہے عرصہ زیر رپورٹ میں میں نے تین نکاح پڑھے۔ ہماری مسجد بطور عبادت گاہ رجسٹرڈ نہ تھی۔ اس عرصہ میں میں نے اسے رجسٹرڈ کرا لیا ہے۔ اور اب نکاح خوانی کے لئے بھی اسے رجسٹرڈ کرانے کی تجویز ہے۔ لیکن اس صورت میں یہاں دوسری شادی کرنا ایک جرم ہو جائے گا۔ میں نے ڈسٹرکٹ رجسٹرار کے سامنے یہ سوال اٹھایا تھا۔ کہ جب ہمارا مذہب ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دیتا ہے۔ تو ہمارے لئے یہ جرم کیسے ہو سکتا ہے۔ مگر چونکہ وہ خط سے پوزیشن کو اچھی طرح سمجھ نہ سکا۔ اس لئے مجھے وضاحت کے لئے اس سے ملاقات کرنا پڑی۔ چونکہ وہ خود کچھ نہ کر سکتا تھا۔ اس نے کاغذات ہوم آفس میں بھیج دیئے۔ جہاں سے کئی چٹھیوں کے بعد جواب آیا۔ کہ جب تک کوئی عدالت اس بارہ میں فیصلہ نہ دے۔ ہم کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتے۔ یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا کہ خود بخود مسجد کو ایسی حالت میں ڈالا جائے۔ جو ہمارے مذہب کی تعلیم کے خلاف ہے۔ وگرنہ میرا رجحان اسی طرف ہے۔ کہ الجھنوں اور پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے شادیوں کے لئے مسجد کو رجسٹرڈ کرا لیا جائے ؂

مشن کی جائیداد

اس مشن کی جائداد جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے اپنے نام سے خریدی تھی۔ اور ابھی تک انہی کے نام ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اسے صدر انجمن کے نام کرایا جائے۔ چوہدری صاحب نے بھی اس کے متعلق مجھے لکھا تھا۔ اور میں نے یہاں کے وکلاء کی ایک فرم سے مشورہ کیا۔ انہوں نے بعض فارم دستخط کرانے کے لئے دیئے۔ جو میں نے ہندوستان بھیجے۔ اور چوہدری صاحب نے ٹھیک طور پر دستخط وغیرہ کر کے مجھے واپس کر دیئے۔ لیکن ہم سٹ ہوس کار اس انتقال کو منظور نہیں کرتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ صدر انجمن انتقال کے لحاظ سے کوئی آئینی وجود نہیں ہے۔ قانون دانوں کا خیال ہے کہ یا تو یہ ہر امام کے نام منتقل ہو جایا کرے۔ اور یا پھر ہندوستان یا برطانیہ میں اس غرض سے ایک ٹرسٹ قائم کر دیا جائے۔ چونکہ یہ اہم سوال ہے اس لئے میں نے مرکز کے حوالہ کر دیا ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ اس کے متعلق جلد از جلد کوئی فیصلہ کر دیا جائے گا۔

پڑوسیوں سے تعلقات

مسجد کی آبادی کے لئے ضروری ہے کہ قرب و جوار میں رہنے والوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد داخل اسلام کی جائے۔ ورنہ دور دور رہنے والوں سے یہ توقع نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ روزانہ نمازوں کے لئے وہاں آ سکیں گے اس لئے اب میں اس طرف خاص توجہ دے رہا ہوں۔ اہل برطانیہ کی خلوت پسندی۔ مذہب سے بے اعتنائی۔ اقتصادی جد و جہد۔ اور تمدنی اختلافات ہمارے رستہ میں بہت بڑی روکاوٹیں ہیں۔ اور ہمارے پڑوس میں بالخصوص زیادہ شدت سے موجود ہیں۔ میں ابھی تک انہیں عبور کرنے کا کوئی تسلی بخش ذریعہ نہیں پاتا۔ اور نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ان لوگوں کے قلوب تک کس طرح رسائی حاصل کی جائے۔ اور ظاہر ہے کہ جن لوگوں کو تبلیغ کرنا مقصود ہو۔ جب تک ان تک پہونچا نہ جائے۔ کچھ نہیں ہو سکتا۔ سپورٹس ایک ذریعہ ہے۔ اور میں نے مولوی محمد یار صاحب سے کہا تھا۔ کہ وہ پڑوس کی ایک ٹینس کلب کے ممبر بن جائیں۔ انہوں نے اس کے لئے کوشش بھی کی۔ مگر ناکام رہے۔ تاہم میں مایوس نہیں ہوں پچھلی مرتبہ جب میں یہاں تھا۔ تو میں نے پڑوس کے دس خاندانوں سے مراسم پیدا کئے تھے۔ جو اس وقت تک بدستور ہیں۔ اس وقت کے بچے اب جوان ہو چکے ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ مجھے ملنے اور مجھ سے باتیں کرنے آتے ہیں۔ بلکہ مجھے خوش کرنے اور میری خدمت کرنے کے مواقع کی تلاش میں بھی رہتے ہیں۔ وہ ان دوستوں کو بھی ساتھ لے آتے ہیں۔ جن سے وہ میری غیر حاضری میں ملے اور ایسی باتوں میں مجھ پر اعتماد کرتے ہیں۔ جن میں شاید والدین پر بھی نہ کریں۔ حق ہمسائیگی کے اظہار کے لئے میں نے اپنے باغیچہ کے پھل قریباً چالیس پڑوسیوں کو بھجوائے اور جواب میں بہت عمدہ خطوط مجھے موصول ہوئے۔ اب میرا ارادہ ہے کہ وقت مقرر کر کے ان لوگوں سے ملاقاتیں کیا کروں۔ تا ان کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کی جا سکیں۔ یہ رفتار اگرچہ بہت سست ہے۔ مگر اس کے سوا اور کوئی طریق بھی میری سمجھ میں نہیں آتا۔

میں وانڈسورتھ کی روٹری کلب کا ممبر ہوں۔ اور اس سے مجھے تیس چالیس ہمسایوں سے ملنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ ہم ہر منگل کو اکٹھے لنچ کھاتے ہیں۔ لیکن ہمیشہ لنچ کے موقعہ پر کوئی سنجیدہ موضوع زیر بحث لانا ممکن نہیں۔ پھر کلب کا بھی کچھ کام ہوتا ہے۔ کلب کے ممبروں سے واقفیت کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے۔ کہ سوشل تقاریب میں شمولیت اختیار کی جائے۔

تفریحی تقاریب

جماعت کے ممبروں میں برادرانہ اور دوستانہ روابط کو مستحکم کرنے کے لئے میں نے کم سے کم دو "سوشیل" منعقد کئے جانے کا سسٹم تجویز کیا ہے۔ اور چونکہ ہم ڈانس۔ گانا بجانا اور قابل اعتراض تفریحات نہیں کر سکتے۔ ہمارے سوشیل میں دلچسپ کہانیاں۔ مختصر تقریریں اور بعض تفریحی کھیل وغیرہ ہوتے ہیں۔ اور اس کا کریڈٹ مسٹر باٹلے کے سر ہے۔ علاوہ ازیں چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی نوازش سے ہمیں ایک ٹرپ کا بھی موقعہ ملا۔ چودھری صاحب ہم سب کو ایک بس میں گلڈ فورڈ لے گئے۔ جہاں ہم نے تمام دن نہایت خوشی خوشی گذارا اور اس کے لئے میں جناب چودھری صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جمعہ ہماری عبادات میں خاص اہمیت رکھتا ہے مگر چونکہ سب ممبر جمعہ کے روز جمع نہیں ہو سکتے۔ اس لئے گڈ فرائیڈے کے موقعہ پر خاص کوشش کی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ چھٹی کا دن ہوتا ہے۔ اور یہ امر موجب طمانیت ہے۔ کہ اس موقعہ پر دوست بہت کثرت سے شامل ہوتے ہیں۔

نومسلمین

سال زیر رپورٹ میں ۱۵ اشخاص سلسلہ میں داخل ہوئے۔ جن میں سے حسب ذیل چھ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مسٹر و مسز گودن۔ ایک تعلیم یافتہ جوڑا ہے۔ اور انگریزی میں نظم و نثر بہت اچھی لکھ سکتے ہیں۔

مسٹر ڈار ایک مخلص اور پُر جوش نوجوان ہیں۔ جو بہت باقاعدگی کے ساتھ چندے ادا کرتے ہیں

مسٹر بہار دین صاحب آف ساؤتھ افریقہ جو سکاٹ لینڈ سے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی ڈگری لے کر ساؤتھ افریقہ کو واپس چلے گئے ہیں۔ ڈاکٹر سلیمان صاحب کے بہنوئی اور بہن۔

یہاں تمام گرجے انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ لیکن ابتداء میں چونکہ ہمارے پاس کوئی مسجد نہ تھی۔ اور کچھ کاروبار بھی کیا جاتا تھا۔ اس لئے ٹیکس لگا دیا گیا۔ اس سال میں نے کوشش کی۔ کہ اس سے استثناء ہو جائے۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ تاہم میں ابھی کوشش کر رہا ہوں۔

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

ہفتہ مختتمہ ۱۵ مئی تک مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے عہدہ داران کا نیا انتخاب ہو کر آیا ہے۔ یہ عہدہ دار ۳۰ اپریل ۳۵ء تک منظور کئے جاتے ہیں۔ اب تک جن جماعتوں کی طرف سے سال رواں کے عہدہ دار منتخب نہیں ہوئے۔ وہ بہت جلد انتخاب کر کے فہرستیں ارسال فرما دیں۔ نظارت ہذا کی طرف سے اس بارے میں اخبار الفضل مجریہ ۱۰ اپریل میں ایک واضح اعلان کیا گیا تھا۔ لیکن اب تک بہت کم جماعتوں نے اس پر توجہ کی ہے۔ قائم مقام ناظر اعلیٰ (دعوۃ و تبلیغ)

بھیرہ پور۔ بھاگل پور

عہدہ	نام
پریذیڈنٹ و سیکرٹری امور عامہ	مولوی شہامت حسین صاحب وکیل
جنرل سیکرٹری	مولوی محمد اسرائیل صاحب وکیل
سکرٹری مال و تعلیم و تربیت	مولوی کلیم الدین صاحب
سکرٹری دعوت و تبلیغ	مولوی اقبال حسین صاحب مختار

خوشاب۔ ضلع سرگودہا

عہدہ	نام
پریذیڈنٹ	ملک گل محمد صاحب
جنرل سیکرٹری	ملک ہدایت اللہ خان صاحب
سکرٹری مال	ملک نصر اللہ خان صاحب
سکرٹری تبلیغ	مولوی غلام یسین صاحب
اسسٹنٹ " "	مرزا جان عالم بیگ صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	مولوی عبد الکریم صاحب
سکرٹری وصایا و سکرٹری امور عامہ	ملک عمر خطاب صاحب

فیروزوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ

عہدہ	نام
پریذیڈنٹ	چوہدری نذیر احمد صاحب
سکرٹری مال و محاسب	چوہدری محمد شریف صاحب
سکرٹری تبلیغ	سید محمد یوسف صاحب
اسسٹنٹ " "	چوہدری رحمت علی صاحب بوٹ / چوہدری رحمت علی صاحب ملی
سکرٹری تعلیم و تربیت	چوہدری عبد القادر صاحب وکیل
سکرٹری امور عامہ	چوہدری منظور احمد صاحب

لائل پور

عہدہ	نام
پریذیڈنٹ و امین	شیخ محمد محسن صاحب
وائس پریذیڈنٹ / سیکرٹری تبلیغ	قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل
جنرل سیکرٹری	چوہدری عصمت اللہ خان صاحب
جائنٹ "	مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل
سکرٹری مال	چوہدری علی احمد صاحب انسپکٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پشاور میں غیر مبایعین کا ناکام جلسہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بیہودہ سرائی

چند روز سے پشاور کے غیر مبایعین جلسہ کی تیاری میں بڑی سرگرمی دکھا رہے تھے۔ جو ۱۲-۱۳ مئی محمد اکبر خانصاحب مرحوم مکان کے صحن میں مسجد احمدیہ کے قریب کیا گیا۔ اس جلسہ کی تشہیر متعدد بار بازاروں میں بذریعہ منادی کرائی گئی۔ اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ رؤسا و معززین شہر کی خدمت میں دعوتی خطوط بھیجے گئے۔ جماعت احمدیہ کے اکثر ممبران کو بھی دعوت شمولیت دی گئی۔ پروگرام میں ایک نوٹ بھی بدیں الفاظ لکھ دیا گیا۔ کہ قادیانی احباب صدر جلسہ کی تحریری اجازت سے موضوعات لیکچر پر سوالات کر سکتے ہیں۔ اس سے صرف یہ غرض تھی۔ کہ شائد عامۃ المسلمین دو فریقوں کی ہنگامہ آرائی دیکھنے کے خیال سے جمع ہو جائیں۔ اور پیغام صلح میں حاضرین کی بھاری تعداد کے اعلان کا موقعہ مل جائے۔ ماسوا اس کے شہر پشاور اور اس کے گرد و نواح کے علاوہ کوہاٹ، بنوں، ہزارہ، کیمبل پور۔ اور راولپنڈی سے بھی غیر مبایع بلائے گئے۔ اور لائل پور میں جماعت احمدیہ کے نہائت شاندار جلسہ سے جل بھن کر اسے جشن قرار دینے والوں نے سر توڑ کوشش کی۔ کہ ایک مکان کے معمولی سے صحن کو پر کرنے کے لئے کچھ لوگ جمع کر سکیں۔

پہلے روز کی روئداد

۱۲ مئی ۲ اجلاس ہوئے۔ پہلے اجلاس میں مولوی عبدالحق صاحب ودیارتھی اور میر مدثر شاہ صاحب کے لیکچر ہوئے۔ میر صاحب نے دوران تقریر میں حسب عادت سلسلہ احمدیہ کے خلاف بہت گند اچھالا۔ خاک بدہنش۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں یوں گویا ہوا۔ کہ جس سلطنت میں ایک بادشاہ موجود ہو اگر اس میں کوئی دوسرا بادشاہت کا مدعی کھڑا ہو جائے تو وہ باغی اور واجب القتل ہوگا۔ چونکہ اس وقت بادشاہت حضرت محمد رسول اللہ کی ہے۔ اگر جناب مرزا صاحب مدعی نبوت تھے۔ تو اس قاعدہ کی رو سے واجب القتل تھے۔ یہ ہے خلاصہ پہلے اجلاس کی کارروائی کا

دوسرا اجلاس بوقت عصر شروع ہوا۔ مقررین مولوی عمرالدین صاحب شملوی اور مولوی صدر الدین صاحب تھے۔ جس طرح پہلے اجلاس میں میر مدثر شاہ نے اپنی محسن کشی کا ثبوت بدرجہ اتم بہم پہنچایا۔ اسی طرح اس اجلاس مولوی صدرالدین صاحب نے اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ اور خوب دل کھول کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت اور الہامات پر تمسخر اور پھبتیاں اڑائیں۔ فخریہ انداز میں آپ کی تضحیک و تذلیل کا ارتکاب کیا۔

دوسرے روز کی روئداد

۱۳ مئی مقررین میں میر مدثر شاہ۔ مولوی محمد یعقوب اور مولوی صدرالدین کے نام تھے۔ چونکہ مولوی محمد یعقوب تشریف نہ لا سکے۔ اس لئے ان کا وقت بھی میر مدثر شاہ کو دیا گیا اس نے آج کی تقریر میں بھی اپنی فطرت کے تقاضا سے مجبور ہو کر پہلے دن کی طرح ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف گندہ دہنی کا ثبوت دیا۔

دوسرا اجلاس عصر کے وقت ہوا۔ اور مولوی عمرالدین شملوی اور مولوی محمد علی صاحب نے تقریریں کیں۔ مولوی عمرالدین کی تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر تھی۔ اس نے اپنی ساری تقریر میں ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کہ آپ محدث اور غیر نبی ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب بھی سٹیج پر موجود تھے۔ ان کی طرف دیکھ کر کہا۔ ہم پر الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کا درجہ گھٹا دیا۔ اور اپنے عقائد میں تبدیلی کر لی ہے۔ اگر ہم اپنے عقائد میں تبدیلی کر بھی لیں۔ تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ دیکھو میں ۱۹۳۲ء تک قادیان کے ساتھ تھا۔ اور اب لاہور کے ساتھ ہوں۔ اگر ہم نے حضرت صاحب کو نبی مانا تھا۔ تو حماقت کی تھی۔ اور ٹھوکر کھائی تھی۔ انسان غلطی کرتا ہے۔ گویا بالفاظ دیگر کھلے طور پر اپنی اور مولوی محمد علی صاحب کی تبدیلی عقائد کا اعتراف کیا۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے اس موقعہ پر اپنی خاموشی سے مولوی عمرالدین کے بیان کی تصدیق کی

مولوی محمد علی صاحب کا مضمون عام مسلمانوں سے چندہ کی اپیل تھی۔ جو ان الفاظ میں کی گئی۔ کہ آپ لوگ ہمیں کافر بھی کہہ دیتے ہیں۔ مگر ہماری مدد بھی کر دیتے ہیں۔ ہماری تعداد چار ہزار تک

ہوگی۔ جو کام ہم کرتے ہیں۔ وہ آپ صاحبان کی مدد اور روپیہ ہی سے کرتے ہیں

ایک رویاء

اس جلسہ سے چار روز قبل جناب قاضی محمد یوسف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پشاور نے بعد نماز مغرب درس القرآن کے وقت اپنا ایک رویاء سنایا۔ فرمایا میں رو بمغرب کھڑا ہوں جنوب کی طرف ایک دالان ہے جس کے درمیان ستون ہے اس پر چھ سات سانپ لٹک رہے ہیں۔ رنگ اوپر سے گہرا سیاہ ہے۔ اور نیچے سے سفید، سر سرخ ہیں۔ دو موٹے سانپ کی طرح نظر آتے ہیں۔ اور ان پر زنبور حملہ آور ہیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب سکرٹری تبلیغ کہتے ہیں۔ دیکھو یہ سانپ ہیں اور ان پر زنبور حملہ آور ہیں۔ اور سانپوں کو اکٹھا کر کے دونوں ہاتھوں میں لٹکائے سامنے لے آئے۔ ان میں سے ایک سانپ ڈاکٹر محمد الدین صاحب نے لیا۔ اور اس کے سر کو گردن سے دبا کر کہا۔ کہ اس طرح پکڑنے سے ان کا زہر نیچے اتر جاتا ہے۔ اور بے ضرر ہو جاتے ہیں۔ بجواب میں نے کہا۔ کہ کبھی کبھی سانپ پکڑنے والے کے ہاتھ کے گرد اپنی دم لپیٹ لیتا ہے۔ اور اس طرح اپنا سر چھڑا لیتا ہے۔ اس لئے ہوشیار آدمی ان کے سر اور دم دونوں کو پکڑ لیتے ہیں۔ تاکہ وہ شرارت نہ کر سکیں۔ اتنے میں ڈاکٹر صاحب نے سانپ میری طرف پھینکا اس وقت میں اپنے آپ کو چارپائی پر بیٹھا دیکھتا ہوں۔ سانپ بے حس زمین پر چارپائی کے نیچے گر پڑا۔ اس کے بعد کان میں آواز آئی۔ فاصدع بما تؤمر۔ پھر میں دیکھتا ہوں۔ کہ چوک ناصر خاں میں ہوں۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

رویاء کی تعبیر

اس خواب کی یہ تعبیر کی گئی۔ کہ باغیانِ خلافت کے لیکچرار سانپوں کی شکل میں دکھائے گئے ہیں۔ سیاہ رنگت سلسلہ عالیہ احمدیہ سے پھر جانے پر دلالت کرتی ہے۔ اور سر کی سرخی اس غصہ اور رنج کو جو ان کے سروں میں جماعت احمدیہ کے خلاف ہے۔ دو موٹے سے مراد ان کا احمدیوں میں احمدی اور غیر احمدیوں میں ان کا ہم عقیدہ ہونا ہے۔ زنبور سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو بدوران جلسہ ان پر حملہ آور ہوئے۔ سانپوں کا بے حس ہونا ان کے شر سے محفوظ رہنے پر دلالت کرتا ہے۔ محمد الدین کا سر پکڑنے کی ترکیب بتانا یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جس طرح سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود اور نصاریٰ کو خدائی فیصلہ کی طرف بلایا تھا۔ اسی طرح ان کو حلف مؤکد بعذاب کی طرف بلایا جائے جس سے ان کے سر بالکل کچلے جائیں گے۔ دم پکڑنے سے ان کے سابقہ عقائد کے ذریعے انکو پکڑنا اور فاصدع بما تؤمر میں یہ بتایا گیا۔ کہ جو مقام حضرت مسیح موعود کا خداوند تعالیٰ نے اپنی پاک وحی میں اور حضرت محمد رسول اللہ نے احادیث میں مقرر فرمایا ہے۔ اس پر مضبوطی سے قائم ہوں۔ چوک ناصر خاں سے یہ مراد ہے۔ کہ کامیابی ہمارے لئے ہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوت شمولیت

۱۸ مئی ۱۹۳۶ء کے خطبہ جمعہ میں جناب قاضی محمد یوسف صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ ہم بحیثیت جماعت ان کے جلسہ میں شامل ہونا پسند نہیں کرتے۔ کیونکہ انہوں نے ہمیشہ ہمارے جلسوں میں ابتری پیدا کی۔ غیروں کو روپیہ دے کر شرارت پر آمادہ کیا۔ اور ان کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف شور و شر پیدا کرتے رہے ہیں۔ مگر ہم نہیں چاہتے کہ ان کے جلسہ میں ابتری پیدا کریں یا کوئی سوال و جواب کریں۔ سکرٹری انجمن اشاعت اسلام پشاور کی دعوت شمولیت جلسہ کا جواب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ پشاور کی طرف سے ایک مطبوعہ کھلی چٹھی کے ذریعہ دیا گیا۔ چونکہ تمام مسلمانوں کو مستثنیٰ کر کے صرف احمدیوں کو موضوع [illegible] سوالات کی اجازت دینا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان کے جلسہ کی غرض و غایت صرف جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پھیلانا ہے اور اپنے لئے بدیں حیلہ غیر احمدیوں سے چندہ مانگنے کے لئے فضا سازگار بنانا۔ اس لئے جماعت نے ضروری سمجھا کہ خاموشی سے ان کی شرارتوں کا سدباب کرے۔ جلسہ کے پہلے روز احمدی نوجوانوں نے رسالہ جات "احمدؐ مدعی نبوت" "احمدؐ مدار نجات" "احمدؐ کے دعویٰ کی بنیاد" "تذکرۃ الحسن" اور مولوی فخر الدین صاحب ملتانی کے اشتہارات جلسہ میں شامل ہونے والے لوگوں میں تقسیم کئے۔ اسی روز دوسرے اجلاس سے قبل رسالہ "اسمہ احمدؐ" اور کھلی چٹھی تقسیم کی گئی۔

مولوی محمد علی صاحب سے مطالبہ حلف

دوسرے روز ایک کھلا خط بنام مولوی محمد علی صاحب تقسیم کیا گیا۔ جس میں آپ کو ورود پشاور پر خوش آمدید کہا گیا۔ نیز ان کی سابقہ خدمات دینیہ جنوری ۱۹۰۱ء لغایت ۱۹۱۴ء کا اعتراف کیا گیا۔ اور ان کے سابقہ مضامین سے چند اقتباسات پیش کئے گئے۔ آخر میں حلف مؤکد بعذاب کا مطالبہ مولوی محمد علی صاحب سے معہ ان کے رفقاء خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب مولوی صدر الدین صاحب مولوی عمر الدین صاحب شملوی و میر مدثر شاہ صاحب کے بریں بنا کیا گیا۔ کہ بقول ان کے آج بھی ان کے وہی عقائد ہیں جو اس وقت تھے جبکہ وہ قادیان سے تعلق رکھتے تھے۔ اس حلف کے ساتھ پانچ صد روپیہ بطور چندہ بھی پیش کیا گیا۔ کہ اگر وہ خدا کے عذاب سے محفوظ رہیں تو ایک سال گذرنے پر یہ رقم ان کو دے دی جائے گی۔ ہمارے اس مطبوعہ خط کے جواب میں جو بکثرت تقسیم کیا گیا۔ مولوی عمر الدین صاحب شملوی نے ایک ایم اے ایل ایل بی اور امیر قوم کی بلا لائسنس وکالت کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہم نے ضرور عقیدہ تبدیل کیا ہے اور اس کا ذکر آپ کی تحریر کے ضمن میں آچکا ہے۔

چند منٹ دینے سے بھی انکار

جلسہ کے دوسرے روز یعنی اتوار کے دن احباب جماعت احمدیہ مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے۔ میاں حیات محمد خان صاحب پانچ صد روپیہ لائے۔ جناب قاضی محمد یوسف صاحب معہ میاں صاحب موصوف و دیگر معززین جماعت جلسہ میں گئے اور بذریعہ تحریر صرف دس منٹ وقت کا مطالبہ کیا۔ جس میں صرف مولوی محمد علی صاحب سے حلف کا مطالبہ کرنا تھا۔ چونکہ ہماری طرف سے بذریعہ کھلا خط یہ مطالبہ پیش ہو چکا تھا۔ اور اب بر سر اجلاس یہی مطالبہ زبانی دہرانا تھا جس کی خبر ان کے خبر رسانوں نے ان کو پہنچا دی تھی۔ اس لئے انہوں نے باوجود اپنے پروگرام میں شائع کرنے کے ہمیں دس منٹ دینے سے بھی انکار کر دیا۔ اور اس طرح موت کے پیالہ کو قبول کرنے سے گریز کیا۔ پبلک پر ان کے انکار کا اچھا اثر ہوا۔ قاضی محمد یوسف صاحب جب ان کے انکار کے بعد معہ احباب جلسہ گاہ سے چلے آئے۔ تو بہت سے غیر احمدی بھی چلے گئے۔

حاضرین کی تعداد

جلسہ میں حاضرین کی تعداد بشمولیت خورد و کلاں غیر مبایعین دو اڑھائی صد کے درمیان رہی۔ ہر اجلاس کے برخاست ہونے پر غیر احمدی بالعموم مدثر شاہ وغیرہ کی تقریروں پر اظہار نفرت کرتے

شکریہ

خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ یہ سب سانپ بے اثر ثابت ہوئے۔ ان کے سارے منصوبے خاک میں مل گئے اور اپنے ارادوں میں ناکام و نامراد رہے۔ ان کی ساری جدوجہد جماعت احمدیہ کیلئے فضا خراب کرنے کے لئے تھی۔ مگر بمصداق چاہ کن را چاہ درپیش ان کے اپنے ہی لئے خراب اور مکدر ہو گئی۔ مولوی محمد علی صاحب بار بار کلمہ طیبہ پڑھ کر کہتے۔ میں مسلمان ہوں اور آپ ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ مگر باوجود اتنی لجاجت اور ایمان فروشی کے امید نہیں کہ ان کے کاسہ گدائی میں کسی نے کھوٹے دام بھی ڈالے ہوں۔ بلکہ حاصل ہوا تو یہ کہ خسر الدنیا والآخرۃ

چیلنج کا جواب

آخر ناکامی اور نامرادی کا منہ دیکھنے کے بعد مولوی عمر الدین صاحب شملوی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے رد سے نبوت اور مسئلہ کفر و اسلام اور اسمہ احمد پر مباحثہ کا چیلنج دلوایا مگر اس کا ایسا مسکت جواب دیا گیا ہے کہ امید نہیں دم مار سکیں

ہم اگر سر اٹھایا بھی تو جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے نپٹنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ (نامہ نگار۔ ملک عطاء اللہ از پشاور)

وصیتیں

۱۰۱۹۸:۔ منکہ حکیم عبد العزیز ولد فضل الدین قوم راجپوت پیشہ حکمت و تبلیغ عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن امرتسر کوچہ کشمیریاں حال صالح نگر ڈاکخانہ کاگاروال تحصیل کرپاریور ضلع آگرہ یو پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۱۴/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم یا جائداد اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کرا کر رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ موجودہ جائداد میری کوئی نہیں ہے اس وقت نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مجھے مبلغ [illegible] روپیہ ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ لہذا وظیفہ مذکور میں سے اور دیگر آمدنی جس قدر ہو۔ اس میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

العبد۔ حکیم عبد العزیز بقلم خود ۱۲/۱۴/۳۲

گواہ شد۔ محمد ظہور الدین احمدی آگرہ۔ گواہ شد۔ قاضی منظور سیکرٹری تبلیغ کیمور محلہ حال وارد آگرہ

۷۷۳۴:۔ منکہ امۃ الحفیظ بیگم بنت سید فضل احمد صاحب مرحوم برادر خورد سید بشارت احمد صاحب قوم سید عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشارت منزل شہر حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۸/۷/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ چونکہ میں اس وقت طالب علم ہوں میرے قبضہ و تصرف میں دو سو روپیہ کا طلائی زیور اور دو روپیہ کے قیمتی پارچہ ہیں۔ اور ماہانہ میرے محترم بزرگ تعلیمی اخراجات وغیرہ کے لئے ۱۰ روپیہ دیا کرتے ہیں۔ ابتداءً میں بخوشی و خاطر بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں کہ تا حیات جو میری ماہانہ آمدنی ہوگی۔ اس کا دسواں حصہ میں ہر ماہ انشاء اللہ دیا کرونگی۔ اور میرے مرنے کے وقت جو جائداد منقولہ و غیر منقولہ موجود ہو۔ اس کے دسویں حصہ کے متعلق بھی یہی وصیت ہے کہ اس کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ میں وصیت کرتی ہوں۔ ہر ماہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ بذریعہ انجمن مقامی دفتر مقبرہ بہشتی قادیان روانہ کر دیا کرونگی۔

العبد۔ امۃ الحفیظ بیگم مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۳۲ء

گواہ شد۔ حکیم میر سعادت علی بقلم خود گواہ شد۔ سید بشارت احمد بقلم خود جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن معہ تصدیق وصیت

78

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

بے اولادوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی موذی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے آمین اس بیماری کا مجرب علاج مالک دواخانہ رحمانی نے استادی المکرم حضرت نور الدین شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے لیئے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ محافظ اٹھرا گولیاں مولانا استادی المکرم نور الدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے۔ یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ سب اٹھرا کے استقرار سے بچے نہایت خوبصورت۔ تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کرا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھئے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ قیمت فی تولہ ۱ع مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ❊

نوٹ:۔ اس دواخانہ کے سرپرست اور نگران حضرت مولوی محمد سید سرور شاہ صاحب ہیں۔ لہذا تمام ادویہ صحیح اور کامل اور پوری احتیاط سے اور خاص طبی طریق سے تیار کی جاتی ہیں۔

عبدالرحمٰن کاغانی ایڈیٹر دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

ایک پڑھنے قابل خط

پوجیہ شری مان جی! نمستے

جو ادویات آپ سے منگوائی تھیں۔ ان کو استعمال کیا گیا نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

خریدار کا بیان	ہمارا بیان
سپاری پاک:۔ آرام ہے۔ اچھی چیز ہے	عورتوں کی کل امراض کو دور کر کے ان کو مضبوط اور تندرست بناتی ہے۔ قیمت فی پاؤ ایک روپیہ چھ آنہ (عہ۱)
دل ,, **ری**:۔ لاجواب چیز ہے چہرے کو صاف کرنے کے لئے ولایتی ادویات سے بہتر ہے۔	یہ ایک قسم کا روغن ہے۔ جو چہرہ کو چمکاتا ہے۔ داغ کیل وغیرہ کو دور کرتا ہے اگر غسل سے پہلے چیت موہنی اور غسل کے بعد دل سندری استعمال ہو تو بس کیا ہی کہنا قیمت دل سندری عہ چیت موہنی عہ
امرت دھارا بام:۔ درد کو دور کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی چیز ہو نہیں سکتی۔ خوب ایجاد ہے۔	اس کی مالش اعصابی خاصکر عضلاتی اور نسوں وغیرہ کی دردوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (ملعہ)
بچھو کاٹے کی دوائی:۔ ایک مریض پر آزمائی آرام ہوا۔	اس کو مقام ڈنگ پر لگانے سے فوراً آرام آتا ہے قیمت ۸ نصف ۴
سکاؤٹ بکس:۔ کوزے میں دریا بند کر دیا گیا ہے۔ اعلیٰ چیز سفر والوں کے لئے ہے۔	یہ سکاؤٹوں۔ باجروں۔ خدمتگاروں۔ والنٹیروں دفعفلات میں رہنے والے افسروں اور ہر گھر میں رکھنے کے لئے دنیا بھر میں لاثانی ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ)

(بابو) بال کرشن مقام باکھاں (بلوچستان) ۲۷ /۳۴

کارخانہ امرت دھارا میں امرت دھارا کے علاوہ قریب ۲۰۰ نہایت مجرب ادویات ہر مرض کے واسطے تیار رہتی ہیں۔ فہرست مانگنے پر مفت مل سکتی ہے پنڈت صاحب نے قریب ۴۰ درجن اردو ہندی کتب مفید ہر خاص و عام لکھی ہیں۔ انکی فہرست بھی مفت مل سکتی ہے دس سال سے ایک پندرہ روزہ طبی اخبار بھی جاری ہے۔ جن کو شوق ہو نمونہ مفت طلب کر سکتے ہیں ❊

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ "امرت دھارا ۳۱ لاہور"

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ امرت دھارا روڈ لاہور

ہومیوپیتھک علاج قدرتی علاج ہے

مجرب زود اثر۔ کم خرچ مقبول عام ہے۔ سخت سے سخت امراض میں بمقابلہ دوسرے طریقہ علاج کے نہایت کامیاب ہوتا ہے۔ شفا منجانب اللہ ہے۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی چتوڑگڈھ۔ میواڑ

ہم سے قسطوں پر کٹ پیس خرید کر تجارت کیجئے

ہم ہر دیانت دار بیوپاری کو موسم گرما کا خوشنما اور بہترین کٹ پیس آسان قسطوں پر تجارت کے لئے دیتے ہیں۔ مفصل شرائط مندرجہ ذیل پتہ پر تین پیسہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

المشتہر:۔ **دی ڈچ کمرشیل کمپنی بمبئی ۸**

جماعت کی دُم

اُستاد مجھے جماعت کی دُم کہا کرتے تھے۔ اور میں انگریزی سے کوسوں بھاگتا تھا۔ لیکن جدید انگلش ٹیچر (رجسٹرڈ) کی بدولت میری حالت دگرگوں ہو گئی ہے۔ اور اب میں اچھے لڑکوں میں گنا جاتا ہوں۔ میں مصنف کا بزار درجہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے ایسی کتاب تیار کر دی۔ جو میرے جیسے کند ذہن کیلئے اکسیر ثابت ہوئی ہے (طالب علم پچھتر سنگھ جماعت ہشتم مڈل سکول سوجان پورہ ٹیرہ) اگر لائق استاد کا کام نہ دے۔ تو کل قیمت واپس منگوائیں قیمت ۱۸ علاوہ محصولڈاک۔ **قمر برادرز (۹۱) شملہ**

افروز

طبی دُنیا میں نئی ایجاد۔ عمل جراحی کی حیرت انگیز دوائی مغلائی کانٹوں والا پھوڑا۔ بغیر آپریشن کے چند دنوں میں یقیناً نابود۔ اور داد۔ چنبل۔ خارش۔ بھگندر وغیرہ کیلئے بھی تریاق ہے۔ قیمت فی شیشی ایک اونس ایک روپیہ

سرمہ نور رجسٹرڈ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے فی تولہ عہ

ملنے کا پتہ:۔ **شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب**

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائیزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ کورس ایک سال پریکٹس مفت۔ **مینیجر**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حکومت بنگال نے کلکتہ سے ۱۲ رمئی کی اطلاع کے مطابق قانون انسداد دہشت انگیزی کے ماتحت ۱۴ اور ۲۵ سال کی درمیانی عمر کے ہندو لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے دارجیلنگ میں داخلہ کی ممانعت کر دی ہے۔ اور وہ افسران مجاز سے اجازت حاصل کئے بغیر اسکی حدود میں داخل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس طرح آزادانہ آمد و رفت حکومت کے خیال میں دہشت انگیزی کی تحریک کی تقویت کا باعث ہو سکتی ہے۔

فریدکوٹ جیل سے ۲۱ رمئی کو جو ستائیس قیدی بندوقیں اور کارتوس لے کر فرار ہو گئے تھے، ۲۲ رمئی کی اطلاع کے مطابق ان میں سے بعض پولیس کے ساتھ تصادم میں مارے گئے۔ بعض گرفتار ہو چکے۔ اور بعض کی تلاش کی جا رہی ہے۔ مفرورین نے اپنے دو دشمنوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔

لائل پور سے ۲۱ رمئی کی اطلاع مظہر ہے کہ چک ۱۳۲ آر بی میں ایک زمیندار کے مکان پر پتھروں کنکروں کی بارش ہو رہی ہے۔ قریب ایک پونڈ وزنی پتھر تین ہفتہ سے آسمان سے برستے ہیں۔ جس کی وجہ تا حال معلوم نہیں ہو سکی۔

وائسرائے کا زلزلہ فنڈ شملہ سے ۲۲ رمئی کی اطلاع کے مطابق تقریباً ۲۵ لاکھ تک پہونچ چکا ہے۔ مصیبت زدگان بہار کی امداد کے لئے شہریار کابل نے دو ہزار اور وزیر اعظم و وزیر حرب نے ایک ایک ہزار روپیہ دیا ہے۔

ڈاکٹر انصاری نے ۲۱ رمئی کو دہلی سے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ اجلاس پٹنہ نے ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں ایک جان پیدا کر دی ہے۔ کونسلوں کے بائیکاٹ کا مقصد حکومت کے مقابلہ کے لئے عوام میں بیداری پیدا کرنا تھا۔ اور اب یہ چونکہ حاصل ہو چکا ہے اس لئے کونسلوں میں جانے میں کوئی حرج نہیں۔ کانگرسیوں کا فرض ہے کہ کانگرس کے وقار کو برقرار رکھیں۔ اور کوشش کریں کہ چار آنہ چندہ دینے والے کم سے کم پندرہ لاکھ ارکان بنائیں تا کانگرس صحیح طور پر ملک کی نمائندہ جماعت کہلانے کی حقدار ہو سکے۔ کانگرس فرقہ وار مفاہمت کے لئے پہلے بھی کوشش کرتی رہی ہے۔ اور آئندہ اس کے لئے پوری پوری کوشش کرے گی۔ کسی غیر قوم کو ہمارے معاملات کو فیصل کرنے کا کوئی حق نہیں۔

شکاگو سے ۲۲ رمئی کی خبر ہے۔ کہ ایک تیل کے ذخیرہ میں سیگریٹ سے آگ لگ گئی۔ جس پر ۲۸ فائر انجنوں کے ذریعہ بھی قابو نہ پایا جا سکا۔ پولیس نے عوام کو مطلع کر دیا۔ اور وہ مکانات خالی کر کے بھاگ گئے۔ آگ کے شعلے ایک سو میل تک دکھائی دے رہے تھے۔ بہت سے مکانات اور مویشی آگ کی نذر ہو گئے۔ دو ہزار افراد بے خانماں ہو گئے نقصان کا اندازہ ۲۰ اور ۲۵ ملین کے درمیان کیا جاتا ہے۔

بلگیریا میں صوفیا سے ۲۱ رمئی کی اطلاع کے مطابق فسطائیت طرز کی جمہوری حکومت قائم ہو گئی ہے۔ جس نے پہلا قانون سوویٹ حکومت کے ساتھ دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کے متعلق پاس کیا ہے۔ وزراء کی تنخواہیں ۱۲۰۰ پونڈ ماہوار سے گھٹا کر ۳۰۴ پونڈ ماہوار کر دی گئی ہیں۔ چند اخبارات کے علاوہ سب بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور ڈکٹیٹر شپ پر کسی قسم کی نکتہ چینی کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

گورنر جنرل با اجلاس کونسل نے مسٹر آر بی بیکٹ کو ۲۵ رمئی سے ۱۹ رجولائی ۱۹۳۴ء تک پنجاب ہائی کورٹ کا ایڈیشنل جج مقرر کیا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ نے ایک غیر معمولی گزٹ کے ذریعہ قانون برائے انسداد بردہ فروشی عام لوگوں کی اطلاع کے لئے شائع کر دیا ہے۔ اس کے رو سے پنجاب میں عورتوں اور لڑکیوں کی تجارت اور کوٹھی خانوں کی ممانعت ہے۔

ڈاکٹر عالم اور سیٹھ جمنالال بجاج نے کانگرس کی ورکنگ کمیٹی سے استعفے دے دیئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس لئے کہ وہ پریکٹس کرنا چاہتے ہیں۔ اور سیٹھ صاحب نے خرابی صحت کی بنا پر۔ یہ استعفے جنرل اجلاس پٹنہ میں پیش ہوئے۔ اور دونوں نامنظور کر دیئے گئے۔ اس لئے کہ سیٹھ صاحب کی صحت اب درست ہے اور کانگرس چونکہ سول نافرمانی ترک کر رہی ہے۔ اس لئے اس کی ممبری وکالت میں مانع نہیں آ سکتی۔

شملہ سے ۲۲ رمئی کی اطلاع کے مطابق حکومت ہند سول نافرمانی کو بند کر دینے کے متعلق کانگرس کے ریزولیوشن سے پیدا شدہ صورت پر غور کر رہی ہے۔ یہ خیال قبل از وقت ہے۔ کہ کانگرس پر سے بہت سی پابندیاں ہٹائی گئی ہیں۔ حکومت ہند صوبجاتی حکومتوں سے مشورہ کر رہی ہے۔ اور غالباً جون کے پہلے ہفتہ میں اپنی پالیسی کا اظہار کر سکے گی۔

لاہور میونسپلٹی نکلسن روڈ پر واقعہ ایک مندر و مسجد کو گرانا چاہتی تھی۔ کیونکہ وہ کمیٹی کی زمین پر تعمیر شدہ ہیں ہندو مسلمانوں نے عدالت سے رجوع کیا۔ ۲۲ رمئی کو سب جج نے فیصلہ کیا کہ کمیٹی مسجد و مندر کو گرانے کا کوئی حق نہیں رکھتی اگر کمیٹی کی زمین پر تصرف کیا گیا۔ تو بھی یہ عمارتیں اتنی پرانی ہیں۔ کہ اب انہیں گرایا نہیں جا سکتا۔

کانپور۔ ۲۲ رمئی۔ نواب گنج میں تباہ کن آگ لگ جانے سے چالیس مکانات جل گئے۔ اور چند جانوروں کے علاوہ چار آدمی ہلاک ہوئے۔

احمد آباد۔ ۲۳ رمئی۔ ریاست پوربندر ریلوے کی ایک مال گاڑی پٹڑی سے نیچے اتر گئی۔ جس کی وجہ سے گاڑی کے بیس ڈبے اور ایک انجن مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس طرح ریلوے کو تقریباً ۲ لاکھ روپیہ کا نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔

ڈیلی میل میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ کہ لنڈن کے ڈاکٹر ایک کامیاب تجربہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ انسان لڑکے یا لڑکیاں جو چاہے۔ اپنی مرضی کے مطابق پیدا کر سکتا ہے۔ اس ایجاد کے متعلق فی الحال مزید تجربات کئے جا رہے ہیں۔

شملہ ۲۲ رمئی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کونسل کا آئندہ اجلاس ۲۰ جون کو شروع ہوگا۔ اور تمام کارروائی لیجسلیٹو اسمبلی کے ہال میں ہوگی۔ اس اجلاس میں پنجاب ... بل پر مزید غور ہوگا۔ ایک یا دو غیر سرکاری تحاریک بھی پیش ہوں گی۔ جن میں بل انسداد بد معاشی بھی شامل ہوگا۔

انگلینڈ اور آسٹریلیا کے درمیان اکتوبر میں ایک ہوائی مقابلہ قرار پایا ہے۔ جس میں روما سے ۲۱ رمئی کی اطلاع کے مطابق اطالوی حکومت نے بھی شرکت کا فیصلہ کیا ہے۔

والیان ریاست اور وزراء کی غیر رسمی کانفرنس جو اعلیٰ حضرت تاجدار بھوپال کے طلب کرنے پر بمبئی میں منعقد ہو رہی تھی۔ ۲۳ رمئی کو ایوان والیان کی از سر نو تنظیم کے سوال کو ایک کمیٹی کے سپرد کرنے کے بعد ختم ہو گئی یہ کمیٹی مختلف ریاستوں کے وزراء پر مشتمل ہے۔ اور اس میں سر اکبر حیدری۔ سر مرزا اسمٰعیل۔ سر سی پی راما سوامی آئر۔ سر کرشنما چاری۔ نواب لیاقت حیات خاں اور سر منوبھائی مہتہ شامل ہیں۔ اس کمیٹی کی میٹنگ ماہ جولائی میں ہوگی۔ اور ایوان والیان کی از سر نو تنظیم کے سوال پر غور کرے گی۔

فرمانروائے بھوپال ۲۴ رمئی کو جہاز پر سوار ہو کر تین ماہ کے لئے عازم یورپ ہو گئے۔ سفر کے دوران میں ریاست کے انتظام کے لئے آپ نے ایک مجلس وزراء مقرر کی ہے جو پانچ ممبروں پر مشتمل ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی